VIII
97

Taj-o-Nishan (Maarif bah)
Taj-ul-Muluk.
by
Md Rafi Rizvi Ali.
Pt. 2.

السلطان ظل الرحمن

جلد دوم

تاج و نشان

مرتبہ

محمد رفیع رضوی عالی المتوطن قصبہ موہان ضلع اوناؤ ملک اودھ

مصنف تاریخ بنارس۔ اختر اقبال۔ مفرح الحروف

دستار و کلاہ۔ نقش حیرت۔ گنج شائگان وغیرہم

حال اہلکار مطبع سرکاری ریاست

بھوپال

باراول ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

بمقام مرادآباد

مطبع مطلع العلوم میں باہتمام منشی الٰہی بخش علی طبع ہوا

اول مرتبہ ۵۰۰ نمبر ۱۴۱ - از سنہ ۱۹۰۶ء قیمت ۸

علمی دولت

تذکرۃ السلوک فلسفہ و حکمت کرتے ہے
اور تصوف ہیں اور کئی اخر تک مصطلحات صوفیہ کی تشریح
کی گئی ہے گویا [illegible] ہے ۱۲

گنج شایگان معروف بہ ٹکسال قدیم
شاہان ایران سے لیکر آجتک کی دنیا بھر کی بادشاہتون
ریاستون وغیرہ کے سونے چاندی تانبے کے
سکون کے دونون رخ کی اصلی تصویر۔ حال سن
ہا سنہ عجیب عجیب سکے ہیں اور ایک مبسوط فہرست
سلاطین ہندوستان جلال الدین اکبر کے سکونکی
دیگئی ہے۔ تاریخی دنیا ہیں اردو میں یہ پہلی کتاب ہے

تاج و نشان المعروف بہ تاج الملوک
قدیم شاہان ایران سے لیکر تمام سلطنتون و ریاستون
وغیرہ کے تاج و نشان قومی ملک کے اور جھنڈے
وغیرہ کی اصلی تصویرہ بہت معہ اونکی رنگتون کے
دکھائی گئی ہے۔ ہر دو جلد عہ

دستار و کلاہ تمام دنیا کی مختلف قسم
کی پگڑی۔ ٹوپی۔ کنٹوپ۔ خود۔ دکھنی پگڑیان
پارسیون کی متفرق ٹوپیان۔ انگریزی مردون
فوجی تماشہ والون۔ انگریزی لڑکون۔ لڑکیون۔
لیڈیون کی مختلف اوقات کی ٹوپیان۔ خود پگڑی نما
غرضکہ جو جو استعمال و ایجاد رایج ہیں اون سب کے
حالات و تصویرین ۲

جنگ روس و جاپان ہر سہ حصہ
جسمین فرہنگ جنگ سے لیکر ہر ایک واقعہ کا تفصیلی
بیان۔ ہر ایک موقعہ کا نقشہ اور ہر ایک افسر کی
تصویر۔ غرضکہ ان تینون حصونمین کل تصاویر
اور نقشے ۴۲ ہیں اور ۵۰۰ صفحہ میں بابون اور بابون
میں اس مشہور و معروف جنگ کے حالات لکھے
گئے ہیں قیمت ہر فی حصہ ۸

سوانح عمری مہاراجہ نریندر پرشاد سابق
پیشکار دولت آصفیہ مہاراجہ مدار المہام حال
کے خاندان کے تفصیلی حالات اور سلطنت دکن
کے نامور فون کی سوانحات وغیرہ

احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار
غوث پاک مفصل سوانح کرامات اور حالات مناقب
صحیحہ و خوارق عادات وغیرہ ۱۲

مصباح الادب پند و حکمت کے گوہر
معنی خیز اخلاقی حکایتین شاعر ازرقی معصر حافظ
شیرازی سنہ باوفائی کا اردو ترجمہ دنیا کی
سات اور زبانون میں بھی اسکے ترجمے ہو چکے
ہیں اور بطور عجوبہ روزگار اسکا ایک نسخہ انڈیا آفس
لندن کے کتب خانہ میں موجود ہے

المشتہر منیجر نیر اعظم بک ایجنسی
مراد آباد روہیلکھنڈ

غلط نامہ تاج ونشان جلد دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	لعت	نعت
۲	۱۴	اور مین بھی	اور مینے بھی
۴	۲۲	یہ واہی	یہ دہی
//	//	سنہ ۱۸۰۵ء	سنہ ۱۶۰۹ء
۵	۲۵	گرجا مین کیجاتی ہی	گرجا مین ادا کیجاتی ہی۔
۶	۱۷	اور چاندی کی ہی	اور چاندی کی ہی۔ ملک معظم کے تاج قیصری مین کل ۳۱۹۰ جواہرات لگائے گئے ہین جسمین ۱۰۶۱ خالص ہیرے اور ۱۲۷۰ گلابی ہیرے ہین۔
۷	۱۳	باقی ہہن رہتی ہی	باقی ہہن رہتی ہی۔ یہ تاج ولیعہد انگلستان کے ولیعہدی کی علامت ہی۔ اسکے نیچے ایک مین بخط انگریزی ICH DIEN لکھا ہوا ہی۔ یہ جرمنی لفظ ہین جسکے معنی ہین (مین خدمت کرتا ہون) یہ لفظ ولیعہدی انگلستان کا ماٹو ہین جو پہلے پہل ایڈورڈ دی بلیک پرنس نے اختیار کیا تھا۔
۷	۲۳	نذر کیا گیا تہا	نذر کیا گیا تہا۔ شہنشاہ روس اور اوسکی بیگم کے تاجونکی قیمت ساڑہے چار کرور روپیہ ہی۔ پوپ دہم پوپ روم نے سنہ ۱۹۰۵ء مین، ایک مرصع تاج فلارنس کے جوہریونسے بدین غرض تیار کرایا ہی کہ وہ حضرت مریم کے سر اقدس پر رکھا جاوے اس تاج کے جواہرات پندرہ لاکھ پونڈ کے بیان کئے گئے ہین
۸	۴	سوا کروڑ ہے	سوا کروڑ ہی۔ شہنشاہ موصوف کے تاج مین ایک بہت بڑا ہیرا لگا ہوا ہی اوس سے تماشا یونکو بہت بڑی دلچسپی ہی۔
//	//	تطفبر	تطفیر
//	//	مصر قبط کا	مصر کا جسکو قبط
//	۳۰	اندر مارا گیا	اندر مارا گیا۔ فی زماننا دنیا کے قیمتی تاج یہ ہین (۱) برطانیہ عظمی کا

فہرست مضامین تاج ونشان جلد دوم

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد شاہنشاہ ارض وسما و نعت حضرت سید الانبیا محمد مصطفی و منقبت جناب
آئمہ ہدیٰ محمد رفیع رضوی عاکی نیشاپوری موہانی ابن سید محمد وصی ابن سید
مجید الحسن ابن سید فضل حسین ابن سید محمد حسن ابن سید نصیر الدین ابن منشی سید نظام الدین
علیخان ادخلہم اللہ فی الجنان ۔ بخدمت قدردانان و ہنرشناسان زمان عرض رسا
ہی کہ میری مؤلفہ کتاب تاج و نشان کو اہل ملک نے پسند کر کے میری حوصلہ افزائی
فرمائی ۔ اور اوس کے متعلق اپنی راے رزین کا اظہار کیا ۔ اور بعض حضرات خصوصاً
مجھی منشی سید نور الحسن صاحب نسیم نقوی سارنگپوری بھوپالی نے تحریک
کی کہ مین اسکی دوسری جلد بھی مرتب کرون ۔ اور اس جلد مین تتمہ جات مالوگرام
اور جو اور ضروری چیزین مناسب ہون درج کیجاوین ۔ گو کہ فی الحال مجھے بوجہ ترتیب
گنج شایگان جلد دوم و کتاب تخت و چتر داداے فرائض ملازمت
مطلق فرصت نتھی مگر بیٹے اپنے دوست کی دلشکنی مناسب نہ سمجھی ۔ بقول کسیکہ
"دل را شکستہ نہ کہ گوہر شکستہ" لہذا بحالت عدیم الفرصتی و کثرت کار و ہجوم افکار

تمغہ و نشان کی دوسری جلد کو ترتیب دیا - اور آئین مسافران بحری خصوصاً عازمان حج کعبہ شریف و زیارات عتبات عالیات کی آگاہی کے لئے جہاز کے نشانات بھی مع علامات ریلوے کے درج کر دئے - اور جلد اول کتاب ہذا میں جو غلطیاں رہگئی تہیں اونکو اس جلد میں درست کر کے بتلا دیا ہے - واضح ہو کہ اس کتاب میں وہ تمغین والیان ملک کے تاج درج کئے گئے ہیں جنکو لقب شاہی حاصل تہا اور ایسا ہی جلد اول میں بھی التزام رکہا گیا تہا - اکثر ناظرین کو دہوکہ ہوتا ہوگا کہ بعض بادشاہوں کے تاج کئی کئی صورت کے درج کئے ہوئے ہیں - لہذا یہ غلط اور فرضی ہیں اس لئے اون کو اطمینان دلایا جاتا ہے کہ اس کتاب میں ایسا نہیں کیا گیا ہے - بلکہ بہت صحت کے ساتھ نقشہ صحیح سے تاجوں کی شکلیں لیگئی ہیں - یہ ضرور نہیں ہے کہ ہر ایک سلطنت میں ہر بادشاہ کا ایک ہی تاج ہو بلکہ سلطنت کا تاج تو ایک ہی ہوتا ہے مگر اس کے علاوہ اور تاج بھی بادشاہ اپنے پسندیدہ طرز پر بنوا لیتے ہیں جیسا کہ اسی کتاب میں تاج کے حال میں ظاہر بھی کردیا گیا ہے -

اس موقع پر مجھے اپنے کرمفرما جناب **مولوی ایس این علی صاحب** مالک اخبار نیر اعظم مراد آباد کا بدل مشکور ہونا چاہیے کہ انہوں نے میری مولفہ کتب کو نہایت قدر کے ساتھ طبع فرمایا - اور میں بھی اپنی تالیف کو مولوی صاحب موصوف ہی کے مطبع کے لئے ہمیشہ کو مخصوص کر دیا ہے -

تاج

تاج کے مفصل حالات میں تاج و نشان جلد اول میں لکھ چکا ہوں دوبارہ اس کے لکھنے کی ضرورت اس وجہ سے لاحق ہوئی کہ ابکی مرتبہ اس کے بیان میں چند ضروری اضافے کئے گئے ہیں -

تاج عربی لفظ ہے - فارسی اور اردو میں بھی مستعمل ہے - اسکو اکلیل بھی کہتے ہیں - اسکی فارسی دیہیم[۱] و افسر ہے - اور یہ شاہی ٹوپی ہے معمولی ٹوپی نہیں ہے - اس کے حاصل کرنے میں بہت لوگ ہلاک و قتل ہوگئے - اور یہ ایک ایسی علامت ہے کہ جسکے سر پر ہوتا ہے

۱؎ دیہیم بر وزن تعظیم تاجیکہ مخصوص بادشاہان است یعنی تخت و چار بالش و چتر ہم گفتہ اند و کلاہ مرصع را نیز گویند (برہان قاطع)

بوہ دوسروں سے ممتاز سمجھا جاتا ہی۔ اس کا رواج مدت دراز سے پایا جاتا ہی مختصر الدول بتصنیف علامہ غریغوریس ابو الفرج ابن ہارون طبیب الملطی المعروف بابن العبری میں ہی کہ نمرود ابن کوش قات اول بادشاہ ہی جسنے بابل میں سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اسنے آسمان پر تاج کی شکل دیکھ کر اوس سے اخذ کرکے تاج بنایا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تاج آسمان سے اوترا تھا۔ نمرود حضرت ابراہیمؑ کے نگرداہ الارع ابن فالغ کے زمانہ میں تھا۔

جلال الدین میرزا شاہزادہ ایران نے اپنی تاریخ موسومہ نامۂ خسروان میں لکھا ہے کہ ہوشنگ نے سب سے پہلے تاج کو سر پر رکھا۔

ملوک سریانین کے پہلے بادشاہ سوسان نے سب سے پہلے تاج زیب سر کیا۔ مورخین کا بیان ہی جسنے تاج زرین کو پہلی پہل مرصع کیا وہ حمیریہ پسر شاہ مین کا تھا۔

تاج کو قطع نظر دنیا میں رائج ہونے کے اہل بہشت کے سروں پر اوس کا ہونا احادیث سے ثابت ہی۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ شہید کے سر پر تاج بزرگی کا یاقوت سرخ سے رکھتا ہے۔

ابتداءً تاج قدرتی پھولوں سے بنایا جاتا تھا یعنی کسی درخت کی نرم شاخ لیکر سر کے گرد لپیٹ لیتے تھے۔ اور اوس کے گرد قدرتی پھول بھی لٹکا لیتے تھے۔ بعدہٗ جب زمانہ ترقی پذیر ہوا تو لوہے یا اور کسی چیز کا پٹی نما حلقہ بناکر مصنوعی پھول بوٹے لٹکانے لگے پھر وہ سونے اور جواہرات سے بننے لگے جسکی صورت قریبًا پٹی نما ہی زمان بعد اسکے بقدر قومی امتیاز شامل ہونے لگا لیکن ہندوستان میں یہ صورت رہی کہ شاہی زرین پگڑی کے اوپر ایک پٹی مرصع بجو اہر جسکے دونوں سرے گول یا گوشہ دار ہوتے تھے جو گوشوارہ کہلاتے تھے۔ اور اب بھی نوشاہ یعنی دولہا کی پگڑی میں استعمال کیجاتی ہی جو لپیٹ دیجاتی تھی۔ اور پگڑی کے اگلے حصہ میں ایک جیغہ یعنی کلغی لگائیجاتی تھی۔

اہل اسلام میں کسی تاج کا ذکر نہیں۔ آنحضرتؐ و صحابہ کے عہد میں تاج مطلقًا نہ تھا مگر بعد ازاں رفتہ رفتہ اہل اسلام میں بھی تاج تیار ہوئے

انگلستان میں اولاً بادشاہ کے سر پر سونے کا ایک حلقہ جو اندر سے بالکل خالی ہوتا تھا رکھا جاتا تھا۔ اور اسکے پیش و پس سونے کی چند کڑیاں لگی ہوئی تھیں جن سے

عیسوی تاج کی خصوصیت نمایاں ہو جائے۔ ولیم اوّل نے آہنی آگے پیچھے دائیں
بائیں چار حسین اسطرح ✝ لگا کر کسیقدر خوبصورت کردیا۔ ہنری[1] اول نے اسکے
حلقہ میں جواہرات نصب کئے۔ اس کے بعد بھی ہر بادشاہ کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہا۔
ہنری ہفتم نے اس حلقہ اور پھول نما کنگوروں پر ایک محرابی دائرہ بنوایا جسکے سرے پر صلیب
کی شکل بنوائی اور اوس محرابی دائرہ سے کرۂ ارض مراد رکھا گیا۔ گویا عیسائی بادشاہ
تمام دنیا کی سلطنت کا مالک ہے۔ اسکے بعد اسکے جانشین تاج کی خوبصورتی کے لئے
اور بھی ایجاد و اختراع کرتے رہے۔ چنانچہ ہنری ہشتم نے تاج کے نیچے ایک مخملی ٹوپی
لگائی۔ ملکہ ایلزبتھ کے تاج کی خوبصورتی اعلیٰ درجہ کی تھی جسنے کئی طرح کے تاج مختلف
وقتوں میں بنوائے تھے۔ لیکن ملکہ وکٹوریا کا تاج سب سے بہتر تھا۔ کیونکہ اس میں مشہور
ولاجواب ہیرا کوہ نور اور سیاہ پوش شہزادہ انگلستان کا وہ قیمتی ہیرا جو اوسنے ۲۶ اگست
۱۳۴۶ء کو کریسی کی مشہور جنگ کے وقت اور ہنری پنجم نے ۲۵ اکتوبر ۱۴۱۵ء کو اجن کورٹ
کے مشہور معرکہ کے وقت زیب تن کیا تھا۔ یہ دونوں ہیرے چمک رہے تھے۔ اسکے علاوہ اور
اسقدر جواہرات نصب کئے گئے تھے کہ جنکی تعداد تین ہزار بیان کیگئی ہے۔ اسپر لطف یہ ہے
اس تاج کا وزن[2] مع طلا و نقرہ اور جواہر وغیرہ ۳۹ اونس یا ۲½ پونڈ تھا۔ اس سے
پہلے کا تاج جسکو جارج چہارم نے بنوایا تھا ۵½ پونڈ وزنی تھا۔

انگلستان میں بوقت تاجپوشی جو تاج بادشاہ کے سر پر رکھا جاتا ہے وہ سینٹ ایڈورڈ
کا قدیم تاریخی اور مشہور تاج ہے کہ شاہ الفرڈ ایڈورڈ کنفیسر کے سروں پر رکھا گیا تھا
مگر اصل یہ ہے کہ وہ تاج ۱۶۴۹ء کی جمہوری سلطنت میں تلف ہوگیا تھا۔ البتہ ۱۶۶۲ء
میں چارلس دوم کی تاجپوشی کے لئے سر رابرٹ وائنر نے ویسی ہی شکل اور قطع و وضع
کا مرصع بجواہر دوسرا تاج بنا دیا تھا۔ اور پھر جب شاہ ولیم اور ملکہ میری کے تاجپوشی کے
وقت آئے تو معلوم ہوا کہ اس کے جواہرات بھی نکال لئے گئے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ وہی تاریخی تاج ہے جسکی موجودہ صورت ۱۶۶۰ء سے برابر چلی آتی ہے۔
اس تاج میں ہیرے۔ زمرد۔ موتی۔ نیلم۔ اور یاقوت کثرت سے لگے ہیں۔
اور چوٹی پر ایک خوشنما طلائی پھول بنا کر اوس پر ایک زرین پٹی لگائی ہے۔

---

[1] ہنری جرمنی زبان کا لفظ ہے بمعنی ولیعہد و آقا ۱۲
[2] اوزان کے متعلق میری مولفہ کتاب گنج شائگان ملاحظہ ہو۔ ۱۲ (مولف)

اور اسی پہول مین سے ایک طلائی صلیب اوٹھا کر اوس پر اعلی اقسام کے جواہرات جڑی ہین - اور تین بڑے بڑے نایاب موتی صلیب کے راست و چپ و نیز اوپر آویزان ہین - یہ وہ تاج ہے جس کو تاجپوشی کے وقت نہایت تعظیم و تکریم سے ایک پر تکلف زر دوز مسند نما کرسی پر رکھکر بحضور بادشاہ لاتے ہین اور پھر آرچ بشپ آف کنٹربری (صدر اسقف) اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے سر پر رکھتے ہین - جسکے بعد پھر اس کی ضرورت نہین رہتی - کیونکہ ہر ایک بادشاہ اپنے لئے اپنے مذاق کے موافق تاج بنوا کر استعمال کرتا ہے - چنانچہ نیا تاج بعد ادای مراسم ویسٹ منسٹر ایبی (گرجا) سے رخصت کے وقت سے لیکر جب تک کہ بادشاہ کی مرضی ہوا اونکے زیب سر رہتا ہے - یہ تاج ۲۴ سال کے بعد ۹ اگست ۱۹۰۲ء یوم شنبہ کو ایڈورڈ ہفتم کے سر پر بروز جشن تاجپوشی لندن مین رکھا گیا -

واضح ہو کہ شاہ انگلستان تخت پر جلوس تو پہلے کرتا ہے - اور تاج کچہ عرصہ کے بعد سر پر رکھا جاتا ہے -

یورپ مین پرانی وضع کا تاج شاہ اٹلی کے پاس ہے جو شاہ لیمبرٹ کے تاج کے ہمشکل بنایا گیا ہے - اور شاہ لیمبرٹ کے آہنی تاج کا مورخین انگریزی یہ تعریف بیان کرتے ہین کہ اوس کا حلقہ اون میخون کا بنا ہوا ہے جو حضرت مسیح کی صلیب مین لگی تھین یا اوسی لوہے کے بیچ نما حلقہ کے اوپر سونے کا ہشت پہل اوٹھا دیکر اوسکو ختم کیا ہے -

روما کے تاج مین یہ خصوصیت ہے کہ ۱۸۷۷ء کی جنگ پلونا مین جو ترکی توپین انکے قبضہ مین آئین اونکے لوہے سے یہ تاج بنایا گیا ہے -

شہنشاہ جرمنی کے پاس بھی ایک قیمتی تاج ہے جو فریڈرک اول کے لئے بنایا گیا تھا - لیکن قیصر جرمن خود کوئی تاج استعمال نہین کرتے -

شاہ پرتگال کا تاج بھی قابل ذکر ہے جو دنیا مین سب سے زیادہ قیمتی خیال کیا گیا ہے

ابتدا مین ویسٹ منسٹر کے نام سے ایک شہر برلب دریای ٹیمس آباد تھا جو اوس زمانہ مین شہر لندن سے ایک میل پر تھا مگر بعد دار السلطنتہ لندن کی وسعت نے اوسکو بھی اپنا ایک حصہ بنا لیا - ایکہزار سال کا عرصہ ہوا کہ شاہ ایڈگر نے ویسٹ منسٹر کے شہر مین ایک عالیشان گرجا تعمیر کیا تھا جو اوسوقت بموجب مراسم مذہبی ایک راہب خانہ کیطرح ایبی سے ملحق کیا گیا تھا - چنانچہ اسی وجہ سے اوسکا نام ویسٹ منسٹر ایبی مشہور ہوا اور اب ایک عرصہ سے شاہان انگلستان کی رسم تاجپوشی اسی گرجا مین کیجاتی ہے ۱۲

یعنی اس مین سونگرجو اہرات کے علاوہ ایک بہت بڑا ہیرا برگنزا نامی بھی نصب ہی جسکی قیمت
کا اندازہ ۱۵ - لاکھ پونڈ کیا گیا ہی -
شاہان اسکاٹلینڈ کا تاج بھی بہت خوبصورت اور قیمتی مشہور ہی - مگر ایکٹ اتحاد کی رو سے
یہ قرار پاچکا ہی کہ وہ سرحد اسکاچ سے ادہر نہ آنے پاوے
اعلیحضرت ایڈورڈ ہفتم[1] قیصر ہند و شاہ انگلستان دام ملکہ نے جو تاج اب تیار کرایا ہے
وہ ایک لاکھ پونڈ قیمت کا ہی - یہ بہت خوشنما اور شاندار ہی (ملاحظہ ہو شکل تاج مندرجہ کتاب
ہذا علامت ۱۴) اسکے دائرہ مین سب ہیرے فی عدد پندرہ پندرہ سو پونڈ قیمت کے نصب
کرکے اونکے نیچے ۹۰ چہوٹے ہیرے فی عدد ایک ایک سو پونڈ کے جڑے گئے ہین
تاج کے وسط مین اوپر کیطرف دو بڑے ہیرے مین جنکی قیمت تیس تیس ہزار روپیہ ہی -
تاج کے بالائی دائرہ مین - آگے - پیچھے - داہنے - بائین - چار مرصع صلیبین قایم
کرکے ہر ایک صلیب مین پچیس پچیس ہیرے بقیمتی ۱۲ ہزار پونڈ کے لگائے ہین اور صلیبون
کے بالائی حصہ پر چار چار بڑے ہیرے جنکی قیمت فی عدد ایکہزار پونڈ ہے نصب کرکے
اوپر کیطرف بارہ ہیرونکا ایک پہول بنایا ہے جسکی مجموعی قیمت دسہزار پونڈ ہے - علاوہ اسکے
اٹھارہ چہوٹے قد کے ہیرے بھی لگے ہین جنکی قیمت تیس ہزار روپیہ ہی - محراب پر جو
موتی اور ہیرے لگے ہین اونکی قیمت دسہزار پونڈ ہی - انکے علاوہ پانچہزار پونڈ کے چہوٹے
ہیرے جا بجا لگے ہین - اور ابتدائی حلقہ مین جو دو دو قطارین موتیون کی ہین اونکی قیمت
تین ہزار پونڈ علاوہ سونے اور چاندی کے ہے -
ملکہ الگزنڈرا شہنشاہ بیگم انگلستان کا تاج - انکے حکم سے گیرنگش آف ریمن اسٹریٹ
نے نہایت شاندار - قیمتی اور سبک بنایا ہے - اسکی موٹائی ڈیڑہ انچ اور وزن ۲۲
اونس قدر ی زیادہ ہے - جو کل ڈیڑہ پونڈ ہوا - اس سے ہلکا اور کوئی تاج اسوقت
تک نہین بنا - اسکے ہیرے اسقدر متصل لگائے گئے ہین کہ سونا چاندی نظر نہین آتا
حالانکہ اسکا اندرونی حصہ خالص سونے کا ہے - اور بیرونی جانب چاندی کا ہے
مگر اوس کے اردگرد بالکل ہیرے - موتی اور یاقوت وغیرہ ایسے جڑے ہین کہ چاندی
دکہائی نہین دیتا - اسکے ابتدائی حلقہ مین تین قطارین خوشنما جواہرات کی بنائی

[1] ایڈورڈ سیکسن زبان کا لفظ ہے - یعنی خوش طبع - محافظ - ۱۲

اور آٹھ خوبصورت محراب اوسکے گرداگرد چار صلیبیں دکھائی ہیں ہر ایک محراب تین لڑیوں کا بنا یا گیا ہے جسکی درمیانی لڑی نہایت اعلے جواہرات سے گوندھی گئی ہے اوپر کی چار صلیبوں میں سے اگلی صلیب میں کوہ نور نامی ہیرا لگا ہے اور باقی تین صلیبوں میں بھی نادر اور تاریخی ہیرے لگے ہیں جنہوں نے کیہراجی رنگ کی ٹوپی کو چھپا لیا ہے غرضکہ اس تاج میں کوئی جگہ جواہرات سے خالی نہیں ہے۔ اس تاج کے کل ہیروں وغیرہ کی تعداد ۶۰۰۰ سے ہے یعنی ملکہ وکٹوریا کے تاج سے ۶۰۰ زیادہ ہیں (ملاحظہ ہو تاج مندرجہ کتاب ہذا علامت ط)

پرنس آف ویلز (شاہزادہ ولیعہد انگلستان) کا تاج خاص سونے کا ہوتا ہے اور اوسپر جواہرات نہیں لگائے جاتے۔ پرنس آف ویلز کے تاج پر پروں کا ایک گچھا لگا ہوا ہے جو ہند ہزدس کے ایک قسم کے جانور فروہ کی دم سے لیا گیا ہے۔ ان پروں کی قیمت دس ہزار پونڈ بتائی گئی ہے۔ انکے حاصل کرنے میں بیس سال صرف ہوئے۔ اور دستیاب ہونے سے قبل قریب بیس شکاریوں کی جانیں تلف ہوئیں۔ اس جانور کے پروں کو حاصل کرنے کیلئے اوس کے جیتے جی پر نوچنا ضروری ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد اوسکی چمک دمک باقی نہیں رہتی ہے انگلستان میں شہنشاہ کے علاوہ دوسرے پرنس اور ڈیوک وغیرہ بھی تاج پہنتے ہیں جنکی شکلیں تاج و نشان جلد اول میں درج ہو چکی ہیں۔

قسطنطنیہ کے شاہی خزانہ میں سلطان محمد ثانی سے لیکر عبدالحمید خان ثانی دام ملکہ والی سلطان ترکی تک کے تاج موجود ہیں جو نہایت عمدہ اور بیش قیمت جواہرات سے مزین ہیں۔

سلطنت بلجیم میں یہ دستور ہے کہ یہاں کے بادشاہ کے لئے کوئی تاج نہیں ہوتا اور نہ کبھی وہ تاج لگاتا ہے۔ بادشاہ بنائے جانے کے وقت بھی کسی قسم کا جلسہ نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف بادشاہ کو تخت پر بیٹھنے اور عنان حکومت ہاتھ میں لینے کے وقت یہ قسم کھانا پڑتی ہے کہ وہ قانون کے بموجب رعایا پر حکومت کریگا۔

شہنشاہ روس کے تاج میں سب سے بڑا یاقوت لگا ہوا ہے یہ نگ چین سے لایا گیا۔ اور گوسیبریلک کے نذر کیا گیا تھا۔

ایشیا کی سلطنتوں میں کوئی تاج ایسا علم میں نہیں آیا کہ جسکا ذکر اس کتاب میں کرنا مناسب معلوم ہو بجز اعلیحضرت **مظفر الدین قاجار** حال شاہ کجکلاہ ایران دام سلطنتہ

کے تاج کے کہ جسکی قیمت پچاس کروڑ روپیہ کہی جاتی ہے - اعلیحضرت موصوف پہلے ٹوپی پر شیر و خورشید کا نشان طلائی پہنتے تھے - اب ہیرے کا نشان پہنتے ہیں - کلاہ شاہی کے سامنے دریائے نور نامی ایک نہایت بیش قیمت ہیرا لگا ہوا ہے جسکی قیمت کا تخمینہ بیس لاکھ فرانک یعنی ہندوستانی روپیہ سے سوا کروڑ ہے -

بلقیس بنت شراحیل ملکہ عرب مشہور بہ سبا ملک یمن کے گوشتہ تاج میں یہ عبارت طلائی منقوش تھی "بسم اللہ الرحمن الرحیم انا بلقیس ملکہ سبا زوجہ سلیمان بن داؤد ملکت الدنیا کافرة و مومنة ما لم یملکہ احد قبلی ولا یملکہ بعدی صار مصیری الی الموت فاقصر یا طالب الدنیا"

(ترجمہ) میں بلقیس سبا کی شاہزادی سلیمان فرزند داؤد کی زوجہ ہوں - کفر اور اسلام دونوں حالت میں مجھے ایسی بادشاہی رہی کہ مجھسے پہلے نہ کوئی ایسا ہوا نہ آگے کو ایسا ہو آخر کو مرنا ہوا - اے دنیا کے خواہش کرنے والو اپنی خواہش میں کمی کرو -

زلیخا عاشق حضرت یوسف کا تاج ایک ملک کے خراج کی قیمت کا تھا - زلیخا کے شوہر کا نام قطفیر تھا اہل عرب عزیز کہتے ہیں - یہ ریان بن الولید والی مصر قبطا شہر ادش کہتے ہیں وزیر تھا -

کیخسرو بادشاہ ایران کے تاج کا نام تاج فیروزہ تھا -

رستم ارمنی جو یزدجرد بن شہریار کا جنگی وزیر تھا اور بعہد عمر بن الخطاب ۱۴ھ میں سعد بن ابی وقاص کے مقابلہ سے عین وقت جنگ بھاگ نہر عتیق میں گر پڑا اور ہلال بن علقمہ نے نہر میں گھسکر اور اوس کو باہر نکالکر قتل کیا - اوس کا تاج ایک لاکھ دینار کا تھا -

دیالمہ کا پہلا بادشاہ ابو الحجاج مرداویج بن زیادی جو جواہر کا تاج رکھتا تھا ۳۲۳ھ میں حمام کے اندر مارا گیا -

نشان یعنی علم

عَلَمِ اسلام

عَلَمْ یعنی لواے اسلام وہ ہی جسکو پہلی پہل حضرت ابراہیمؑ نے درست کیا ہی۔ اور زمانہ آنحضرتؐ مین اول اول جسنے عَلَم ترتیب دیا ہی وہ بریدہ ہین۔ اونھون نے وقت داخلہ مدینہ منورہ باذن آنحضرت عَلَم کو درست کیا ہی۔ بریدہ عَلَم کو لیے ہوے کوچہ ہاے مدینہ مین بہ آواز بلند کلمہ شہادتین کہتے ہوے داخل مقام اقامت آنحضرت ہوے۔

یہ وہ پہلا علم اسلام کا ہے جسکا پرچم وپھریرہ اول مدینہ منورہ مین جبکا ہی اور جو ہمیشہ معارکہ غزوات نبویہ و اسلامیہ مین بہت ترقی کے ساتھ چمکتا رہا۔ اور جس کا سایہ بلند پایہ ممالک افریقہ تک سایہ فگن ہوا ہی۔

خلاصہ یہ کہ یہ وہ علم ہی کہ جب آنحضرتؐ مکہ سے ہجرت فرما کر متصل مدینہ پہونچے اسوقت آنحضرت کو بریدہ مع ستر آدمی کے ملے۔ اور وہ نہین پہچانتے تھے۔ اونھون نے دریافت کیا کہ آپ کون ہین۔ حضرتؐ نے بکمال فصاحت و بلاغت اور نہایت اخلاق سے جواب دیا۔

جب بریدہ اسلام لا چکے دست بستہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ لشکر ظفر پیکر بے عَلَم ہی۔ اگر ارشاد ہو تو لواے اسلام مرتب کردن۔ حضرتؐ نے اجازت دی۔ بریدہ نے اپنی دستار و نیزہ سے عَلَم مرتب کیا۔ اور آگے آگے لشکر کے علم لیے ہوے تکبیر گویان اور کلمہ شہادتین پڑھتے ہوے جاتے تھے۔

المختصر حال لواے اسلام بعد بریدہ غزوات نبویہ مین حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلبؓ

عم آنحضرتؐ تھے اور بحالت جہاد شہید ہوئے۔ بعد شہادت حمزہؓ حامل لوائے اسلام
ابن عم رسول جعفرؓ ابن ابیطالبؑ ہین۔ جنکا لقب طیار ہے اور جو بعد شہادت ہمراہ
ملائکہ جنت مین پرواز کرتے ہین۔ اور جن کو دو پر یاقوت سرخ کے عطا ہوئے ہین۔
بعد شہادت جعفرؓ طیار زید متبنی آنحضرت نے لوائے اسلام اٹھایا اور کفار کو بہادری سے
قتل کیا۔ اور شہادت پائی۔ پھر ابن امہ نے لوائے اسلام ہاتھ مین لیا اور بکمال
شجاعت قتال کیا اور شہید ہوئے۔ بعد ان سب بزرگون کے حضرت علی ابن ابیطالبؑ
برادر عم زاد آنحضرت نے بکمال شوکت و احتشام اس علم کو غزوہ خیبر مین اٹھایا ہے
جملہ معارک و غزوات مین یہ علم دست حق پرست حیدر کرار مین دیا گیا۔ اور دست یداللہ
مین تاحیات حضرت نبویؐ سربلند رہا۔ بعدہٗ یہ علم حفاظت حضرت مرتضویؑ مین رہا اور
ازروے وراثت بعد حضرت امام حسنؑ جناب امام حسینؑ تک پہونچا۔ تاانکہ یہ علم بروز
عاشورہ محرم سنہ ۶۱ھ حضرت عباسؑ ابن جناب امیرؑ کو ملا اور جناب عباسؑ کے دونون
شانے تلوار اعداے دین سے جدا ہو گئے۔ اور حضرت نے شہادت پائی اور عوض دونون
شانونکے آپ کو بھی دو پر بنا بر پرواز عطا ہوئے کہ آپ ہمراہ ملائکہ پرواز کرتے ہین۔
جسطرح کہ جعفرؓ ابن ابیطالبؑ ہمراہ ملائکہ پرواز کرتے ہین۔

خلاصہ یہ کہ یہ علم بعد واقعہ کربلا بنی امیہ کے قبضہ مین آیا پھر الوسنی بنی عباس
کو ملا اسی طرح سے منتقل ہوتا ہوا خاندان سلاطین عثمانیہ ترکی کو حاصل ہوا چنانچہ اب یہ نشان
محمدی عبدالحمید خان ثانی حال سلطان ترکی کے قبضہ مین ہے جو دیگر تبرکات کے
ساتھ خاص مقر سلطانی مین رہتا ہے۔

درفش کاویانی

یہ ایک علم عہد سلطنت مجوسیان فارس مین تھا جسکی مفصل کیفیت یہ ہے کہ ضحاک بادشاہ نہایت
ظلم کرتا تھا تا آنکہ بعد سات سو سال کے اوسکی ستمگاری سے گذری تھے دو مار سیاہ اوسکے
دونون شانون پر ظاہر ہو گئے جنکے وجہ سے اوس کو نہایت تکلیف رہتی تھی۔ عقلا دشاہنا

مین شیطان لکھا ہی) نے اونکی غذا کے لئے مغز سلانسان کو تجویز کیا لہذا ہر روز دو آدمی قتل کرکے اونکے مغز اون دونون سانپون کو کھلائے جاتے تھے۔ چنانچہ تین سو برس اسیطرحسے گذری بالآخر کاوہ آہنگر اپنے لڑکون کے خون کا بدلہ لینے کے لئے آمادہ ہوا اور پوست پارۂ آہنگری کو ایک سر چوب پر کرکے لوگون کو ضحاک سے بغاوت پر آمادہ کیا اور اوسکو قتل کرایا اور فریدون کو جو شہزادہ جمشید سے تھا تخت نشین کیا۔ فریدون نے اوس پارۂ پوست کو گوہر ہائے گرانبہا سے مرصع کیا۔ شاہان فارس اوس کو مبارک سمجھکر ازراہ تیمن اپنی سپاہ کے ساتھ رکھتے تھے۔ یہ علم یزدجرد کی سلطنت تک رہا اور جب بعہد عمر بن الخطابؓ جنگ قادسیہ مین اہل عرب فارس پر غالب ہوئے اوس پوست سے جواہرات کو نکالکر سپاہ مین تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ جو شخص اس پوست پارہ سے اعانت چاہے وہ قتل کیا جاوے اور بجز خدائے پاک کے کسی اعانت خواہ نہو۔

مارکہ

یہ دراصل انگریزی لفظ مارک (MARK) ہے جسکو اردو نویس معرکہ و مارکہ لکھتے ہین۔ اسکے متعلق تاج و نشان جلد اول مین بالتفصیل لکھ چکا ہون۔ یہ علامت سلطنت و ریاست کی ہی۔ جب رولس نے روما کی بنیاد کا پتھر رکھا تھا اوسوقت اتفاق سے ایک عقاب اوڑتا ہوا اُسکے سر پر سے گذرا جسکے لحاظ سے اوسنے فوراً حکم دیا کہ ہماری سلطنت و دولت کا نشان عقاب بنایا جائے جسکی کچھ ایسی شہرت ہوئی کہ رفتہ رفتہ اکثر بلاد یورپ مین یہ مارکہ مان لیا گیا۔

جاپان کے شاہی نشان یہ ہین کہ تمام سرکاری موقعون پر ایک آئینہ ایک بلور کا ڈھیلا اور ایک تلوار شہنشاہ جاپان کے آگے اوٹھائی جاتی ہی۔ آئینہ پیام دیتا ہے کہ اپنے آپ کو پہچان۔ بلور کہتا ہی کہ دل میرے صاف و شفاف ہو۔ اور تلوار کہتی ہے کہ قوی ہیکل جوان ہو۔

جاپان کا عام نشان جو رائج ہے وہ کتاب ہذا کی جلد اول مین درج ہی۔ تجار بھی اپنے کارخانون کے لئے کوئی مارکہ تجویز کر لیتے ہین۔ جو

ٹریڈ مارک (TRADE MARK) یعنی نشان تجارت کہلاتا ہے۔

اسلام کا قومی نشان یعنی مارک

ہلال اور ستارہ کا نشان ترکوں کے قومی خیال سے گذر کر تمام اسلام کا قومی نشان سمجھا جاتا ہے۔ امریکن نیوز پیپر مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۹۴ء اسکی تشریح اسطرح کرتا ہے کہ یہ خراب اندلس کا نشان ہے جو اسپین میں واقع ہے۔ اور غرناطہ طبقہ کے عرب اس خراب کو تیار کرتے ہیں یورپین اور امریکن اس ہلال اور ستارہ کے نشان کو سائر اسلام کا نشان سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ قدیم ہوں یا جدید۔ اسکی عام قدر و عزت اس سے زیادہ نہوگی کہ یورپین ڈریس میں بھی اکثر یہ نشان ظاہر کیا جاتا ہے۔ بلکہ خیال کہ یہ اعلے درجہ کے اجرام سماوی کی نمایاں علامات ہیں۔ اکثر لندن کے اخبارات میں بھی یہ نشان درج ہوتے ہیں۔ بلکہ وکٹوریہ میگزین نامی اخبار کے ہر صفحہ میں اس کا خاکہ دیا جاتا ہے۔

اگر بلحاظ قدامت دیکھا جائے تو ترکوں وغیرہ سے قبل عیسائیوں کا استعمال صلیب کی تصویر سے جو ہلال کے اوپر ہے ظاہر کرتا ہے۔ اہل ہند نے مہادیو اور انکی زوجہ پاربتی کے ڈریس میں اس کو ظاہر کیا ہے جو کتب قدیم میں پایا جاتا ہے۔

سکندر اعظم کے باپ فیلقوس نے قسطنطنیہ میں فصیل کھدوانے کی حالت میں ہلال کے نظر آنے سے ناکامی ہونے پر اسکو علامت سلطنت قرار دیا۔

یورپ کی مشرقی حد روم وغیرہ میں فرقہ اسمعیلیہ و دیگر فرقوں نے قبل سنہ عیسوی اپنے دیوتا کی صورت میں اسکی پرستش کی ہے۔

ابتدائی زمانہ کے باعث سے وہ قدر و منزلت نہیں رہی۔ مگر ترکوں نے اسیوجہ سے اپنے علموں پر ہلال کا نشان ظاہر کیا ہے لیکن سلطان روم کا ایک وہ نشان (علم) ہے جو بڑی بڑی عیدوں کے موقع پر نکلتا ہے۔ اسپر آفتاب بنا ہے۔

بعض تاریخوں سے معلوم ہوا کہ ۱۴۳۲ء سے بطور علامت (نشان) سلطنت ترکوں کی سلطنت میں ظاہر کیا گیا ہے۔

ایک انگریزی ڈکشنری (لغت) سے پایا جاتا ہے کہ اول عیسائی فرمانرواؤں نے

اس کا استعمال نہیں کیا ہے ۔ شاہ ٹیلز اور شاہ کسلی وغیرہ عیسائی بادشاہوں نے سنہ ۱۸۵۲ء میں اور شاہ سلیمان نے سنہ ۱۸۵۴ء میں انکرمن کی جنگ کی یادگار میں یہ قرار دیا کہ ہلالی تمغہ صرف عیسائیوں کو دیا جا سکتا ہے ۔ بہرحال ثابت ہے کہ ترکوں سے قبل عیسائیوں ۔ یونانیوں اور ہندوؤں نے اس کو ہر موقع پر خواہ کسی طرح سے ہو برابر استعمال کیا ہے ۔

شاہان قطب شاہیہ یعنی والیان گولکنڈہ واقع ریاست حیدرآباد دکن کے مقبروں کے گنبد پر ہلال بنے ہوئے ہیں یہ بادشاہ شیعہ مذہب رکھتے تھے ۔

شہر گلبرگہ واقع ریاست حیدرآباد دکن میں شہر میں داخل ہونے کا ایک خوبصورت پھاٹک ہے جس میں کمانیں (اہل حیدرآباد محراب یا دروازہ کو کمان کہتے ہیں) بنی ہوئی ہیں ۔ ان کمانوں پر ہلال اور ستارے بنے ہیں ۔

مجوسی شاہان ایران کے یہاں بھی ہلال اور ستارہ کا مارکہ پایا جاتا ہے ۔ چنانچہ اونکی تصاویر کے تاجوں اور اونکے سکوں پر اکثر ہلال اور ستارہ بنا ہوا ہے ۔ مگر اب باوجودیکہ شہنشاہ فارس شیعہ مسلمان ہیں ۔ مگر اون کے یہاں سلطنت کا مارکہ شیر و خورشید ہے ۔ امیر کابل گو کہ سنی مسلمان ہیں مگر اونکے مارکہ میں ہلال و ستارہ نہیں ہے ۔

پس ثابت ہوتا ہے کہ اہل اسلام کے لئے کوئی مارکہ مخصوص نہیں ہے ۔ یہ دوسری بات ہے کہ متعصب سنی مسلمان سلطان روم کو سنی مذہب ہونے اور اونکا مارکہ ہلال و ستارہ دیکھنے سے اور دیگر اقوام اپنی غلطی سے سارے اسلام کا مارکہ ہلال و ستارہ تسلیم کر لیں ۔ ؛

مانوگرام

فی زمانا اس کا رواج امراء میں عموماً ہو چلا ہے خصوصاً حیدرآباد دکن میں ہر امیر کا مانوگرام ہے جو اونکے خطوط لکھنے کے کاغذات اور گاڑیوں وغیرہ پر بنا ہوا ہے ۔ دراصل یہ لفظ انگریزی طغرا[1] ہے جو نام کے الفاظ کے شروع حروف سے بنایا جاتا ہے

[1] طغرا ترکی کا لفظ ہے ۔ یہ ایک قسم کا خط پیچیدہ مرغولہ کا ہے جس میں نام یا القاب بادشاہوں کا لکھا جاتا ہے مگر اب عوام میں بھی طغرے کا رواج ہے ۱۲

اسکی خوبی یہی ہے کہ ضمن حروف سے زیادہ ملتی ہیں۔
بعض بعض مانوگرام مومنین۔ عربی۔ فارسی۔ وغیرہ موقع مناسب پر یا صرف عربی ہی حروف میں طغرے تحریر ہوتے ہیں نستعلیق حروف میں طغرے کا رواج نہیں ہے۔ اکثر مانوگرام اور طغرے میں تصویر وغیرہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ مانوگرام یا طغرے بھی شل مارک کے سمجھے جاتے ہیں۔

تمغہ

عام لوگ اس کو تمنہ کہتے ہیں۔ انگریزی میڈل (MEDAL) اور ترکی تمغہ ہے تمغہ یعنی نشان۔ مہر۔ داغ جو گھوڑے کی ران پر کرتے ہیں۔ محصول جو سوداگر دستی لیتے ہیں۔ مہر سرکاری جو اسباب سوداگری پر بعد لینے محصول کے لگائی جاتی ہے۔
فرمان پادشاہی۔ شاعر کا اپنے مضمون کو فکر باندھنا۔
تمغہ۔ بہادری۔ دستکاری۔ حسن خدمت۔ خیرخواہی۔ صنعت۔ اور پبلک کے ساتھ ہمدردی یا کسی دربار اور یادگار کے متعلق لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ جو ذی عزت ہونے کی علامت ہے۔ ایک قوم یا ملک بھی کسیکو تمغہ دیتا ہے۔ جیساکہ ۱۳۱۲ھ بروز عید الضحیٰ امیر عبدالرحمن خان سابق والی کابل کے لئے تمام ملک کے روسا نے اپنی خوشی سے ایک رقم روپیہ کی فراہم کرکے ایک بیش بہا تمغہ مکلل بجواہر تیار کراکے اون کے سینہ پر لگایا تھا۔
طلبائے مدارس کو بھی اعلے امتحان پاس کرنے پر تمغہ دیا جاتا ہے۔
مظفرالدین شہنشاہ ایران نے جب ۱۹۰۰ء میں پہلی مرتبہ سفر یورپ کیا تو فرانس بھی گئے۔ وہاں، ۔ اگست ۱۹۰۰ء کو ٹکسال کا معاینہ فرمایا۔ اور زر پال سے سکہ کے نکلنے مضروب کرنے کے متعلق معلومات حاصل کی۔ شہنشاہ کے سامنے وہیں تھوڑی دیر میں ایک تمغہ ضرب کیا گیا جسمیں ایکطرف شاہ ذیشان۔ اور دوسری جانب مظفرالدین شاہ قاچار، ۔ اگست ۱۹۰۰ء ضرب کرکے آپکو نذر کیا گیا۔
ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ کو تمغہ دیتا ہے۔

تمغہ سونے - چاندی - پیتل - اور لوہے وغیرہ کا مرصع یا سادہ ہوتا ہے اور جو
بہ علامت فتح کے سینہ پر آویزان کیا جاتا ہے - اسکے کئی درجے ہوتے ہین -

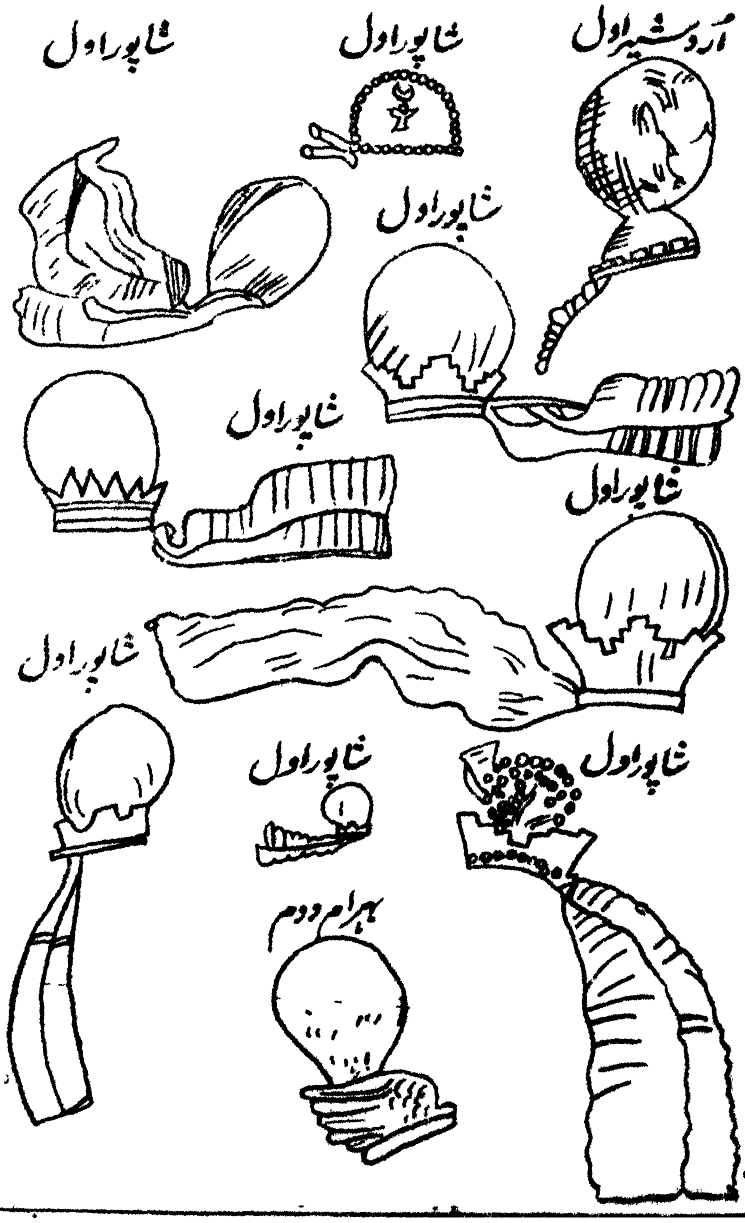
واضح ہو کہ

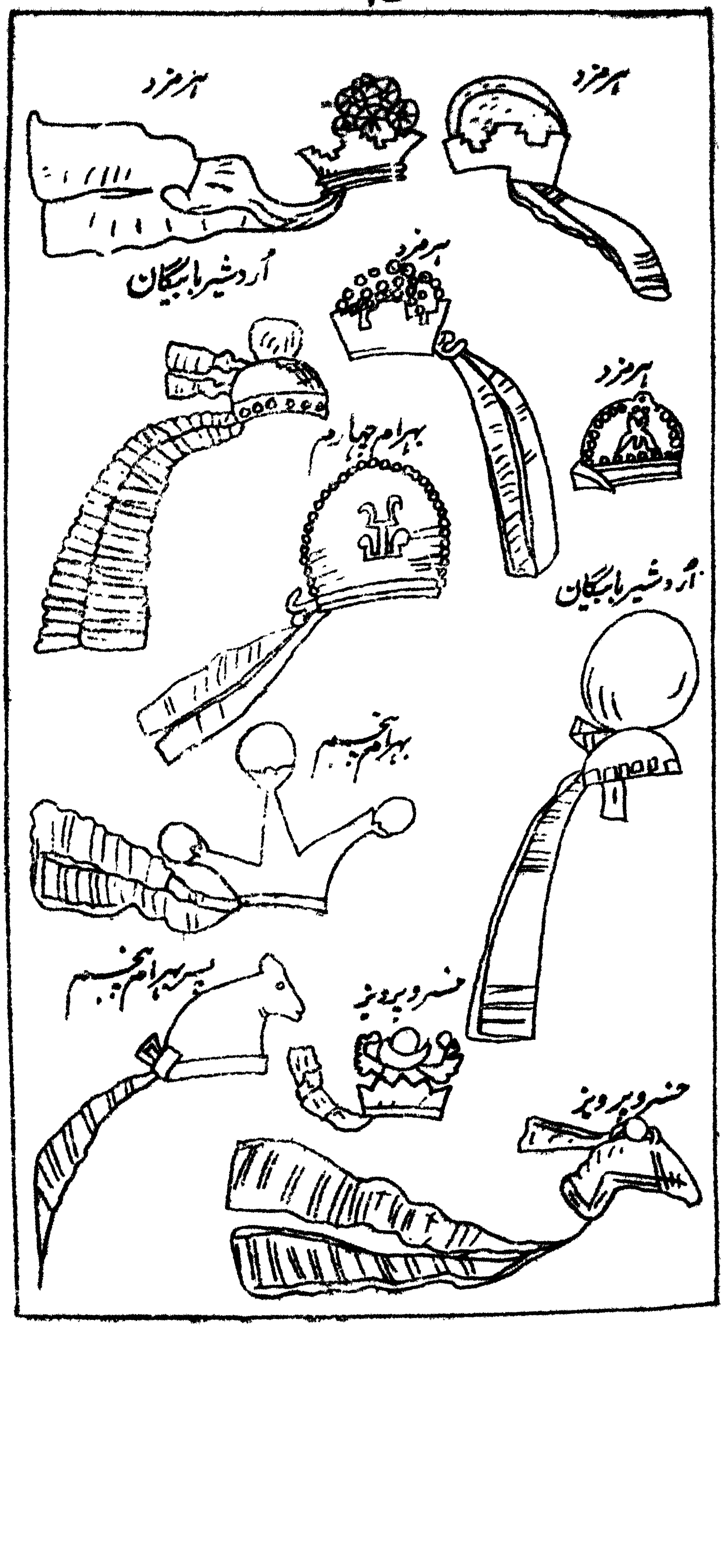
تاج و نشان جلد اول صفحہ ۱۷ مین جس نشان کی شکل درج ہے - اور جو دربار قیصری دہلی یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین نواب وائسراے و لفٹنٹ گورنر اور والیان ریاست صاحب سلامی کو عطا ہوا تھا اوس کی نسبت عبارت ذیل لکھنا باقی رہ گئی تھی - وہ یہ ہے -

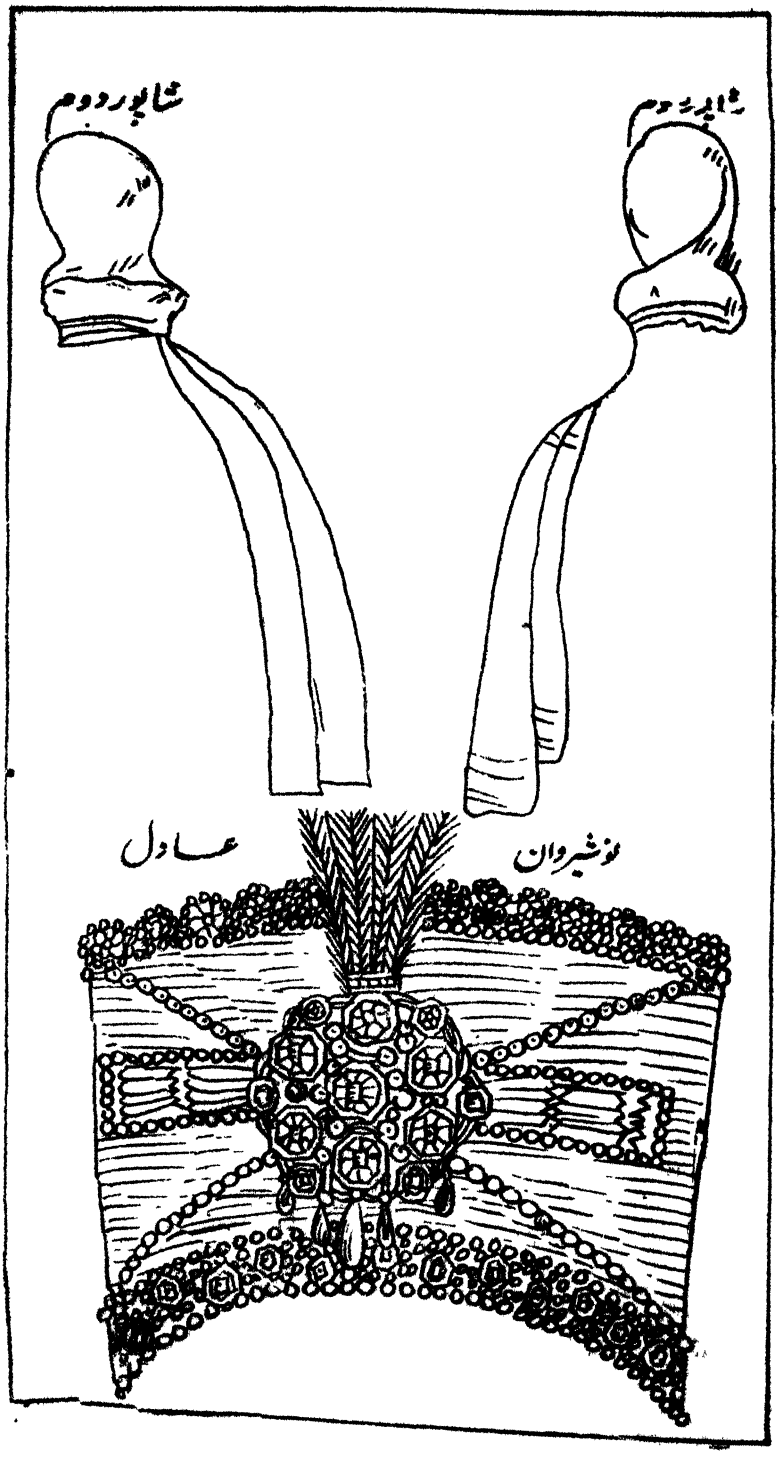
گھاگرا ملین کے سپاہی رئیس کا نشان جس پر اوس کا خاندانی تمغہ بڑی آب و تاب کے ساتھ جگمگاتا اور اوس پر تاج شاہی نصب ہوتا تھا تخت کے آگے لا کر کھڑا کر دیتے تھے نشان کے آتے ہی وائسراے (لارڈ لٹن) تخت سے اوترتے تھے - اور رئیس کو اوس کے پاس بلا کر اپنی زبان سے یہ فرماتے تھے "یہ نشان جس پر آپکے خاندان کا تمغہ کھڑا ہوا جگمگا رہا ہے خاص آپ کو عطا کیا جاتا ہے - حضور ممدوحہ (ملکہ وکٹوریہ) کو امید ہے کہ جب یہ نشان کھولا جائیگا تو تخت انگلستان اور آپکے راسخ العقیدہ اور شاہی خاندان مین جو رابطہ اتحاد ہے صرف وہی آپ کو نہین یاد آئیگا - بلکہ یہ بات بھی یاد آئیگی کہ دولت عظمای انگلشیہ کی یہ تمنا ہے کہ آپ کا خاندان ہمیشہ طاقتور اور اقبالمند اور قایم رہے"

بھوپال کا نشان جو صفحہ ۷۹ جلد اول تاج و نشان مین درج ہے - اور اس جلد مین بھی جیسا کہ اسوقت ہے درج کیا گیا ہے - اور جسکے بیچ مین ایک برج بنا ہوا ہے - اوس کو دربار قیصری یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین لارڈ لٹن وائسراے ہند نے نواب شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال کو دیا تھا - اوسکے متن مین بیگم صاحبہ کی استدعا کے موافق برج کی شکل بنا دیگئی تھی - یہ برج قلعہ فتحگڈھ واقع شہر بھوپال کی یادگار ہے - اور جسکی دیوارون نے اکثر اس خاندان کو معدوم ہونے سے بچایا ہے ٭

تاج شاہان ایران




هرمزد
هرمزد
اردشیر بابکان
هرمزد
هرمزد
بهرام چهارم
اردشیر بابکان
بهرام پنجم
پسر بهرام پنجم
خسرو پرویز
خسرو پرویز


شاپور دوم
شاپور دوم
نوشیروان
عادل

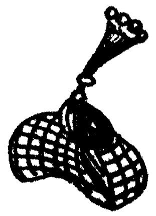
تاج خاندان قاچار حال فرمانروائے ایران



تاج شاہان تیموریہ

(جنہوں نے ہندوستان سے باہر سلطنت کی)

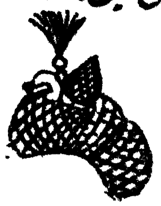
جلال الدین میران شاہ



ابو المظفر سلطان محمود مرزا



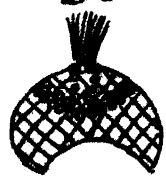
کمال الدین ابو سعید مرزا



ابو النصر عمر شیخ



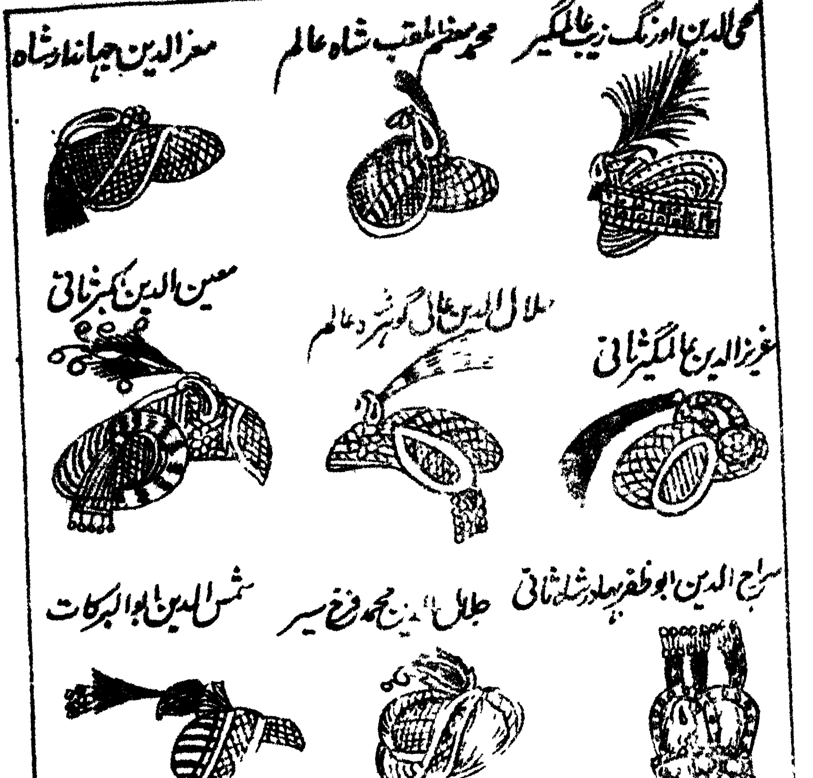
امیر تیمور



تاج شاہان ہندوستان



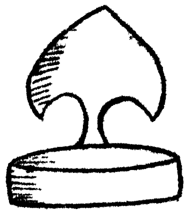
لے چونکہ امیر تیمور نے ہندوستان سنہ ۱۳۹۸ء میں فتح کیا تھا لہٰذا یہاں سے تیمور کا نام درج کیا گیا


محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
محمد معظم ملقب شاہ عالم
معز الدین جہاندار شاہ
عزیز الدین عالمگیر ثانی
جلال الدین عالی گوہر شاہ عالم
معین الدین اکبر ثانی
سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ ثانی
جلال الدین محمد فرخ سیر
شمس الدین ابو البرکات
فیع الدول
ابو الفتح ناصر الدین شاہ
مجاہد الدین احمد شاہ
مرزا محمد جوان بخت ابن شاہ عالم
بیدار شاہ
احمد شاہ درانی کابل

تاج راجگان ہندوستان

(جو خود مختارانہ حکمران تھے)

کرشن یعنی کنھیا



رادھا زوجہ کرشن



راجہ پریکشت



تاج متفرق متعلقہ ہندوستان

ابوالحسن عرف تاناشاہ والی گولکنڈہ



ابوالحسن عرف تاناشاہ والی گولکنڈہ



سکندر عادل شاہ والی بیجاپور



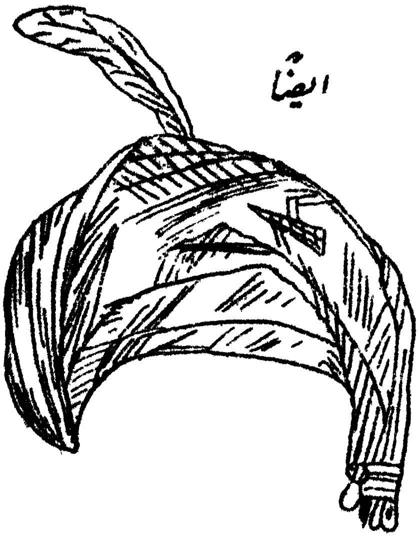
شاہ تھیبا والی برہما



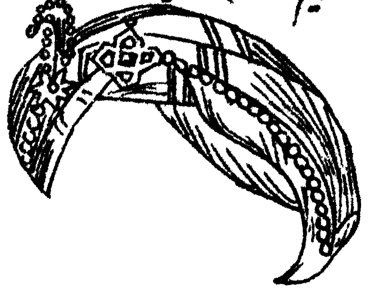
حیدر علیخان عرف حیدر شاہ والی میسور



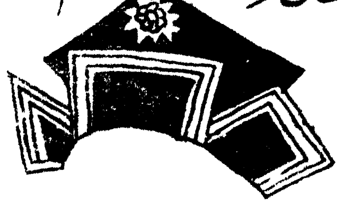
ایضاً



کریم شاہ برادر ٹیپو سلطان والی میسور



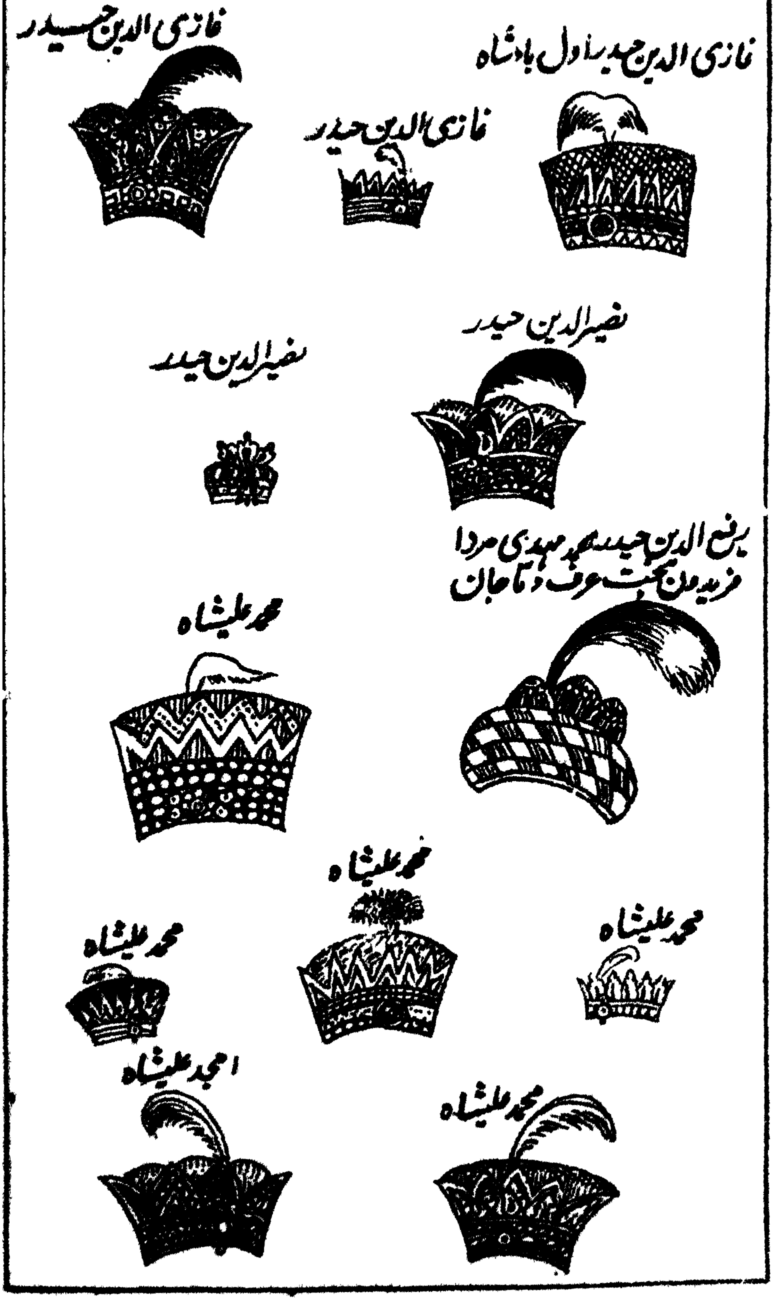
محمد سلطان عرف شاہزادہ غلام محمد خلف ٹیپو سلطان والی میسور



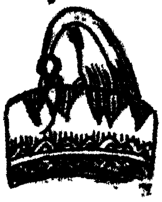
شاہزادہ محمد فیروز شاہ خلف اکبر شاہزادہ غلام محمد
ٹیپو سلطان والی میسور



تاج شاہان اودھ



نواب وزیر مرزا خلف شہزادہ مرزا کیوان جاہ



واجد علیشاہ آخر بادشاہ اودہ



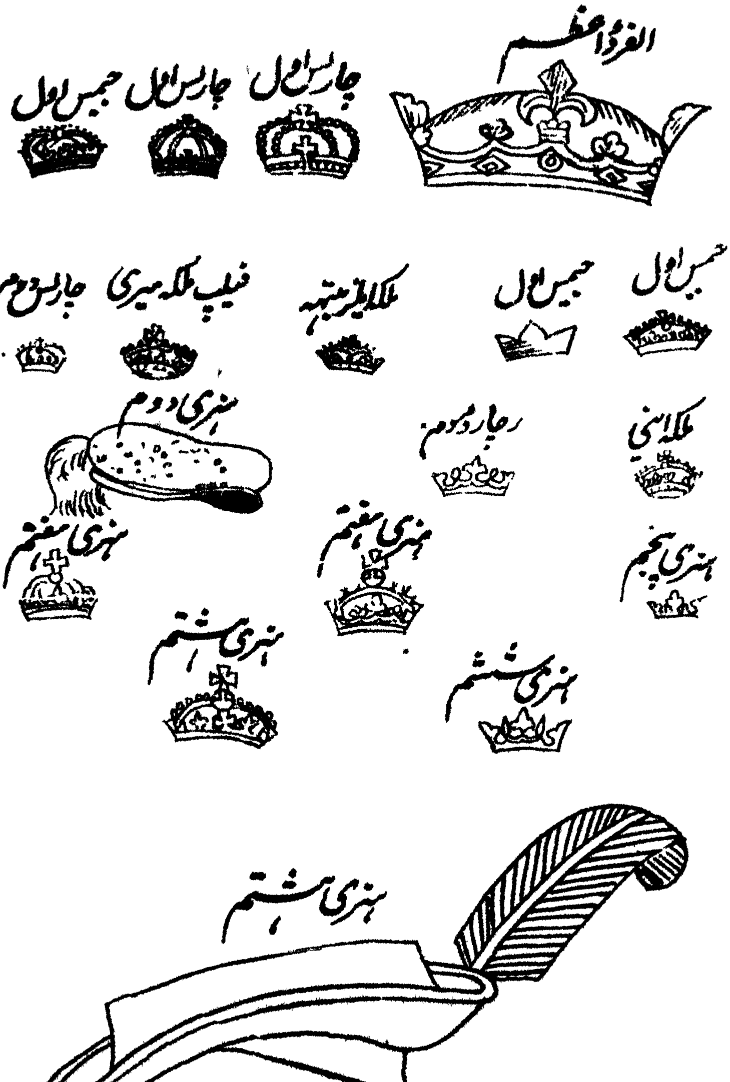
شہزادہ سلیمان قدر مرزا محمد حسن علی خلف امجد علیشاہ

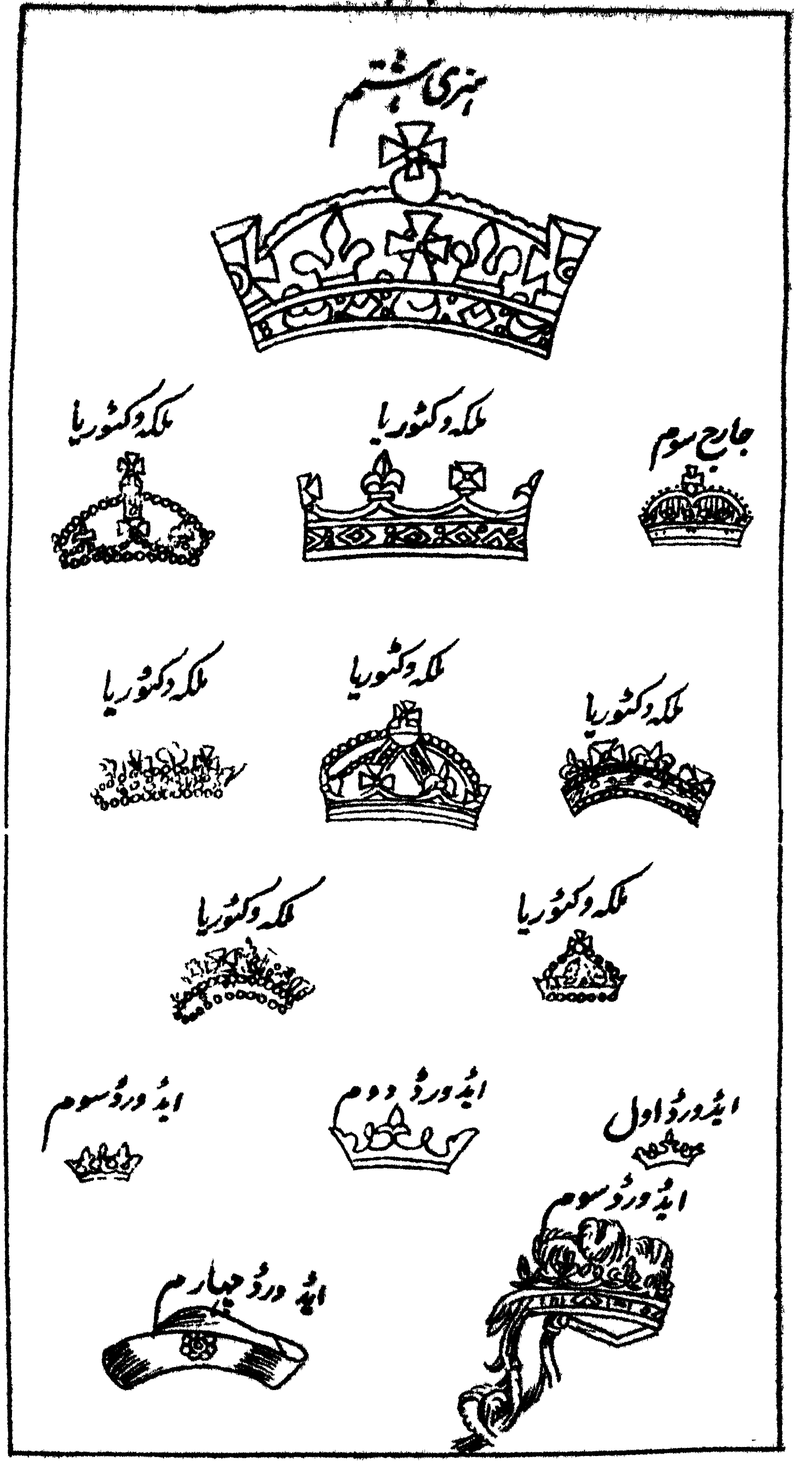


یہ شاہزادہ صاحب لکھنؤ میں تشریف رکھتے ہیں ÷ ÷

تاج شاہان یورپ

(انگلستان)




ہنری ہشتم
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
جارج سوم
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ملکہ وکٹوریا
ایڈورڈ سوم
ایڈورڈ دوم
ایڈورڈ اول
ایڈورڈ سوم
ایڈورڈ چہارم

ایڈورڈ ششم



ایڈورڈ ششم

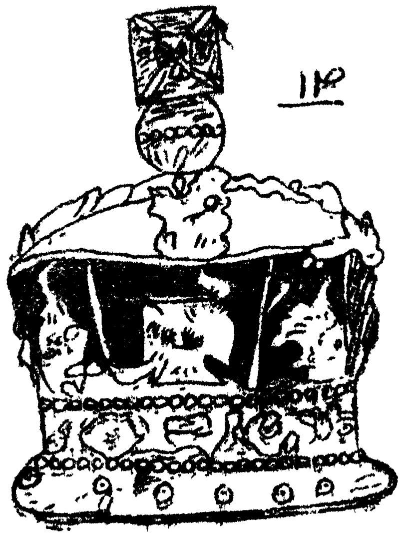


ایڈورڈ ششم



اعلحضرت ایڈورڈ ہفتم دام ملکہ قیمتی ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ

(اسکا ذکر اوپر درج ہوچکا ہے)



۱۴

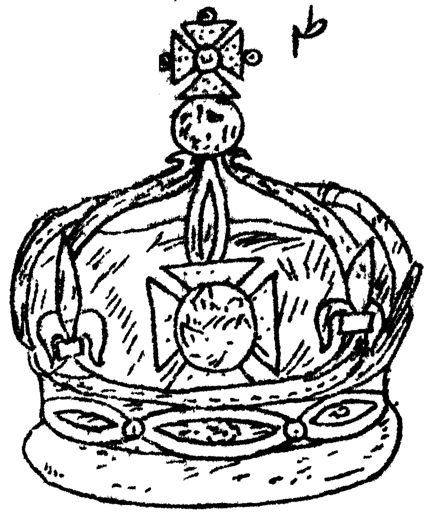
اعلیحضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم



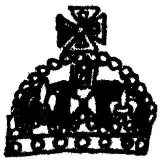
کلاہ ملکہ الگزنڈرا

(اس تاج کا ذکر اوپر مرقوم ہو چکا ہے)

ط



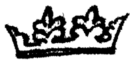
ملکہ معظمہ الگزنڈرا



ڈچز آف یارک

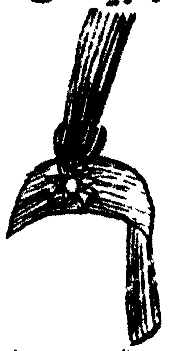


پرنسس آف ویلز



تاج مختلف سلاطین یورپ

عبدالمجید خان سلطان ٹرکی



ملکہ لوریا ملک پروشیا
ولادت ۱۸۶۶ء وفات ۳ دسمبر
۱۸۹۰ء



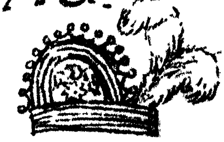
ملکہ اسابیلیا دوم ملک اسپین



لوئی ہفتم ملک اسپین



مونٹیزوما دوم بادشاہ میکسیکو
۱۵۲۰ء (اسکے وقت میں اسپین والوں نے
میکسیکو فتح کیا ہے)



ٹیٹیکروما (قدیم میکسیکو)



جوسیفین بیگم نپولین بوناپارٹ
شاہ فرانس

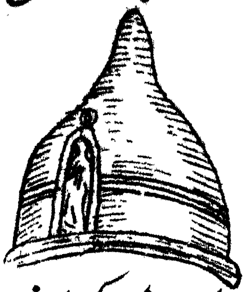


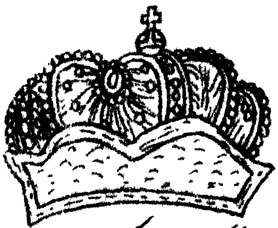
ملکہ میریا ملک فرانس



یاروسلاو بادشاہ روس

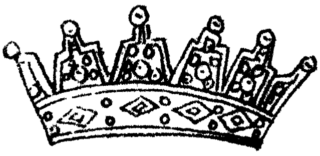
ولادیمیر شاہ روس

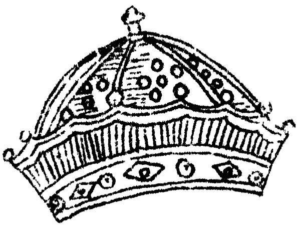




ڈیمیٹریوس ڈونسکی بادشاہ روس

الگزنڈر نیوسکی شاہ روس





نکولس دوم حال شہنشاہ روس

حال شہنشاہ بیگم روس



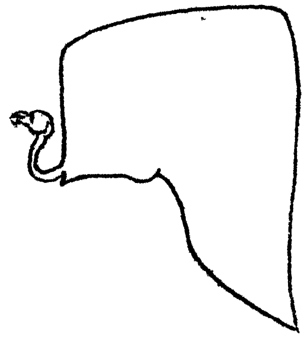


تاج سلاطین زمانہ قدیم ملک مصر

کیمنکن اف مینفس



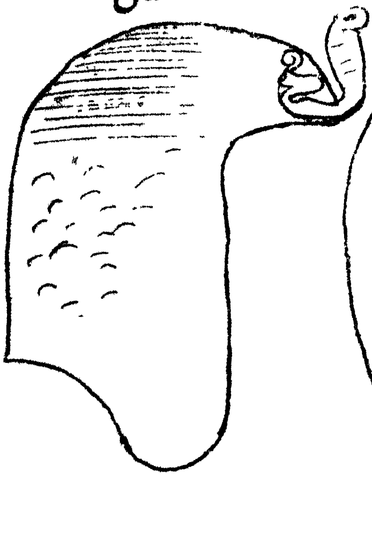
تھامس

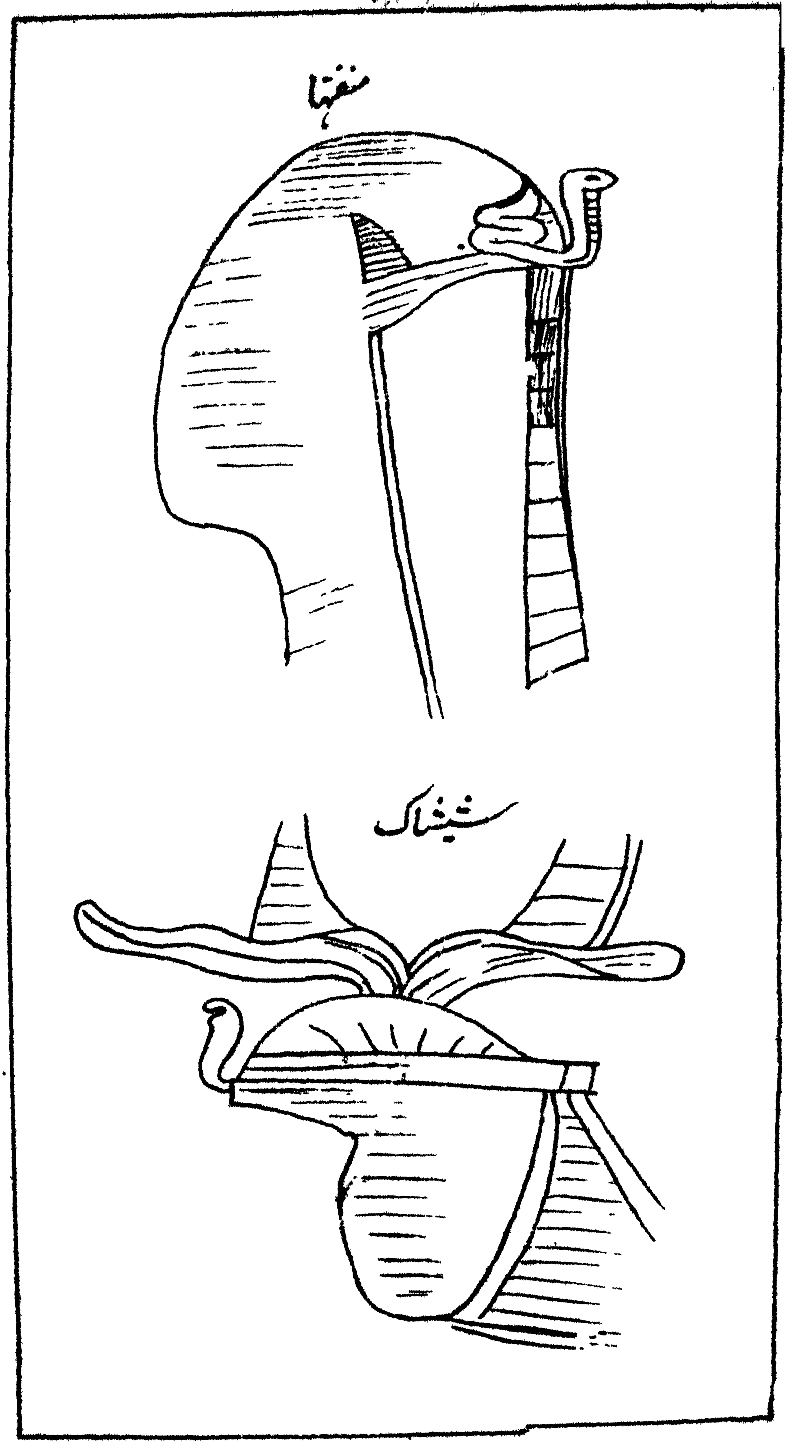


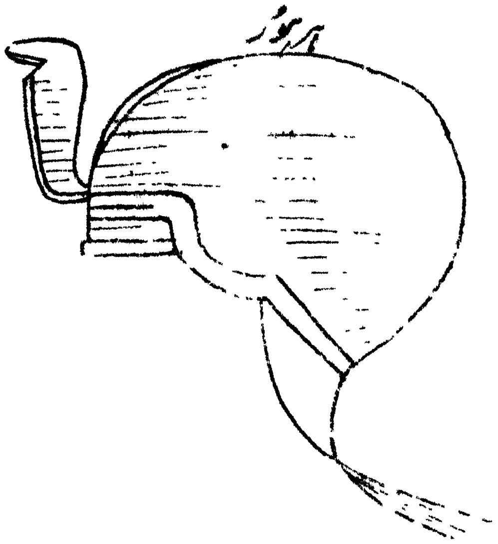
تھامس دوم

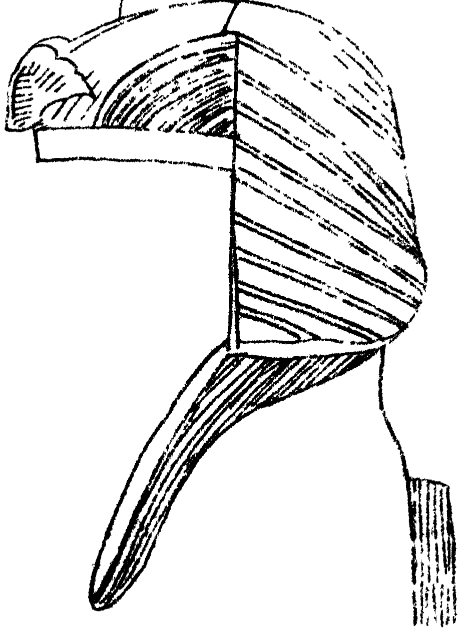


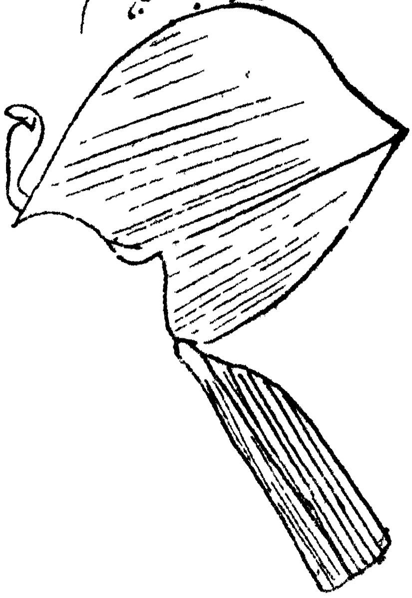
سیٹی

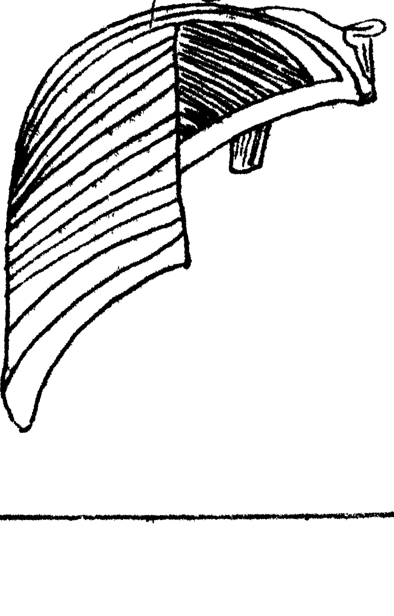



مثانہ
شیشاک

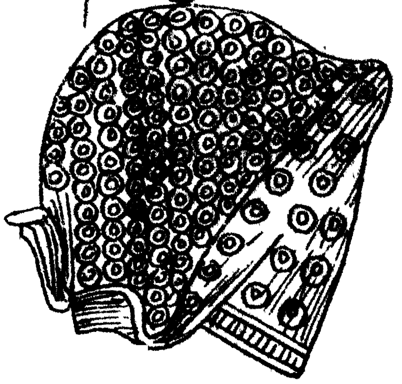

ہرموز


آمن ہوف ۔۔م

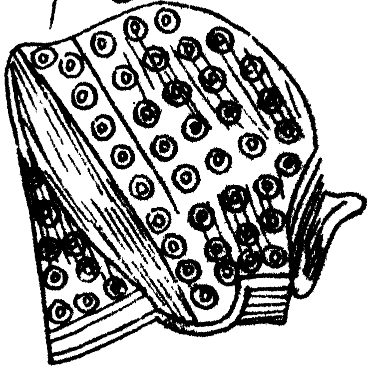

آمن بونب چہارم


کھاٹمس سوم

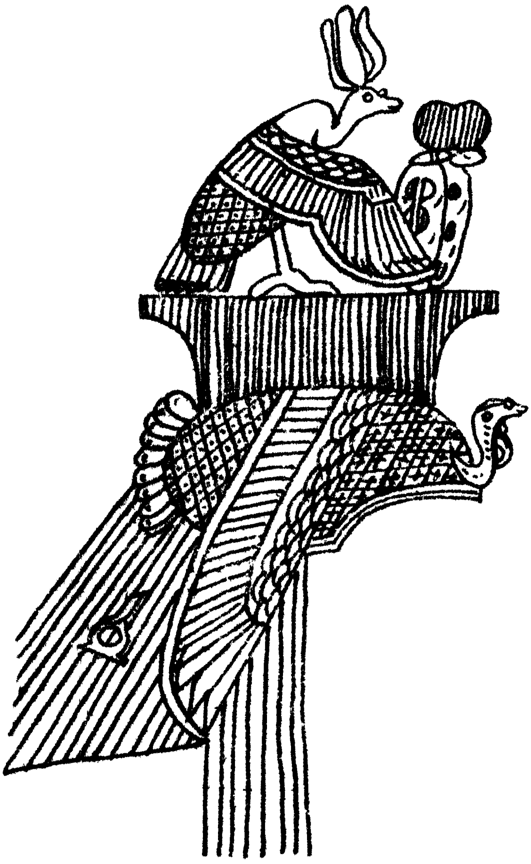
رئیس اعظم



رئیس دوم

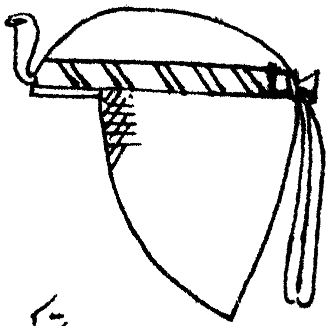


نقش ثاری اہمس

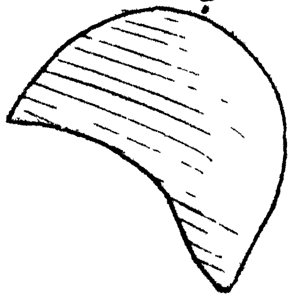


(خاندان اتھوپیا)

نیسکو



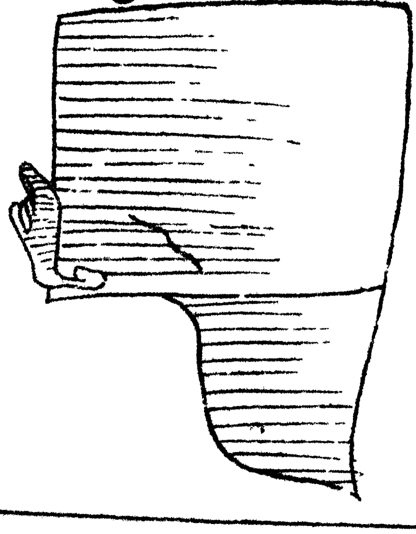
باسماٹک



تہرک



شبک (۷۲۵ سال قبل مسیح کے تھا)



رومن تاج

(۱)



(۲)



(۳)



(۴)



(۵)



(۶)



رومن تاج

یہ تاج ایک اعزاز تہا جو اعزازاً دیا جاتا تھا - اسکی چھ قسمین مشہور و معروف ہین

(۱) سیوک - یہ اوس بہادر کو دیا جاتا تھا جسنے کہ ایک رومی باشندہ کی جان جنگ مین بچائی ہو -

(۲) میورل - اوس کو دیا جاتا تھا جو سب سے پہلے حصار شہر کو جنگ مین محصور کرتا تھا -

(۳) نیوَل - بحری خدمات کے معاوضہ مین دیا جاتا تھا -

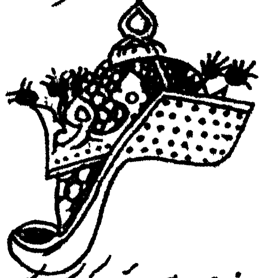
(۴) اُوب سیڈ - ڈیبی - آنل - اوس کو دیا جاتا تھا جو محصور فوج کو رہائی دیتا تھا -

(۵) ٹریمفل - اوس جنرل کو دیا جاتا تھا جو کوئی لڑائی فتح کرتا تھا -

(۶) ویلر - اوس کو دیا جاتا تھا جو کہ سب سے پہلے دشمن کے لشکرگاہ مین گھستا تھا -

مختلف تاج

بخت نصر



۱ حضرت ارمیا پیغمبر ایک شہر مین آئے دیکھا کہ ایک مریض لڑکا ایک کاروانسرای
مین ایک مزبلہ مین پڑا ہوا ہے اور اوسکی مان روٹی کے ٹکڑے توڑکر سوری کا
دودہ اون ٹکڑون پر دوہتی ہی اور ان ٹکڑون کو اوس دودہ مین ملکر اوس کو کھلاتی
ہے حضرت ارمیا اوس کے پاس گئے اور اوس لڑکے سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے
اوس نے کہا کہ میرا نام بخت نصر ہے۔ حضرت نے اوس کو پہچانا اور اپنے دل مین کہا
کہ یہ وہی لڑکا ہے جسکی تلاش مین آیا ہون۔ جسوقت بنی اسرائیل نے خدا تعالی
کی نافرمانی کی اور کثرت سے گناہ کرنے لگے تو خدا نے حضرت ارمیا کو فرمایا کہ بنی اسرائیل
نے میرے دین کو متغیر کردیا۔ اور بدل دیا اور میری نعمتونکی ناشکری کی ہی اب مین
اونپر ایسے شخص کو غالب کرونگا کہ وہ میرے سب بندونسے بدتر ہووے۔ پیدایش
مین بھی اور کہانے مین بھی۔ اور وہ بنی اسرائیل کو قتل کرے اور اونکی مکانات
منہدم کردے۔ ارمیا نے عرض کیا کہ خداوندا مجھے تبلادے کہ وہ کون شخص ہے
تاکہ مین اوس سے امان چاہون۔ فرمایا کہ فلانے شہر مین فلان مقام کو روانہ ہو
چنانچہ حضرت ارمیا اوس شہر و مقام مین پہونچے جیسا کہ اوپر مرقوم ہے اور اوسکا

علاج کیا وہ تندرست ہوگیا۔ پھر اوس سے پوچھا کہ تو جانتا ہے مین کون ہون۔
اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا صرف اسقدر جانتا ہون کہ تو بہت نیک ہے۔ ارمیانے
فرمایا کہ مین پیغمبر ہون بنی اسرائیل کا مجھے خدانے خبر دی ہے کہ تو بنی اسرائیل پر غالب
ہوگا اور اونکو قتل کرے گا۔ اوسوقت یہ سنکر ایک آہ کی۔ پھر ارمیانے فرمایا
کہ تو مجھکو ایک کاغذ امان کا لکھدے۔ اوسنے لکھدیا۔
اس لڑکے کا دستور تھا کہ رات کو پہاڑ سے لکڑیونکا گٹھہ لاتا تھا اور شہر مین اوسکو
فروخت کرتا تھا۔ اسیطرح سے ایک مدت تک کرتا رہا اور ہر روز اوسکی ترقی ہوتی
رہی حتّی کہ ایک سرگروہ ہوگیا اور بنی اسرائیل کو جو بیت المقدس مین رہتے تھے
سنہ ۵۸۸ قبل مسیح قتل کیا۔ پھر اسکو اسکے خادم نے جو فارس کا رہنے والا تھا
قتل کیا۔
جناب امیرؑ سے جو روایت کرتے ہین تو اوسمین بجاے ارمیا کے حضرت عزیرؑ
کا نام ہے۔
اہل عرب نام بن گودرز کو بخت نصر کہتے ہین۔ اس نام کے دو بادشاہ
اشوری قوم مین جسکو انگریزی مین اسیرین کہتے ہین گذرے ہین ایک سنہ ۶۶
قبل مسیح سے سنہ ۶۴۶ قبل مسیح تک۔ دوسرا بخت نصر اعظم کہتے ہین اور
جو سنہ ۵۶۲ قبل مسیح کے فوت ہوا۔

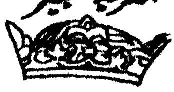
ڈسسنٹ لوویر ڈورشاہ حبش



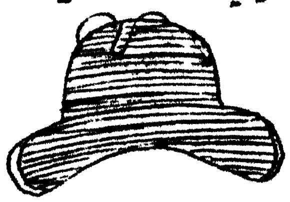
ریکارڈوین قلب الاسد



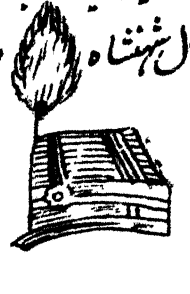
الفریڈ الکبیر



یوکیانگ شاہ کوریا



موتسیوہتیو ملقب بہ میکاڈو
حال شہنشاہ جاپان

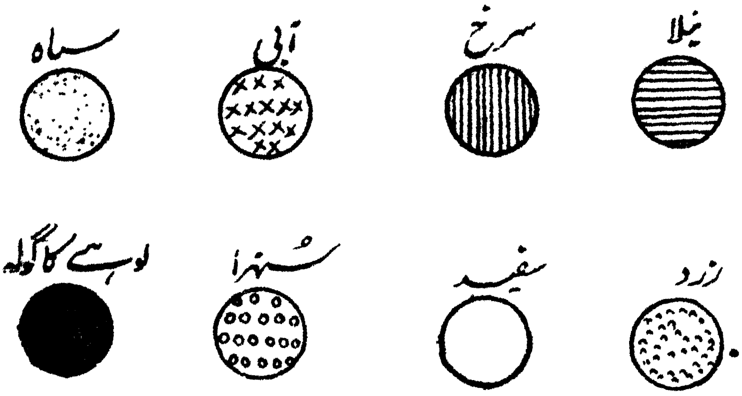


حال شہنشاہ بیگم جاپان



نشانات ممالک غیر

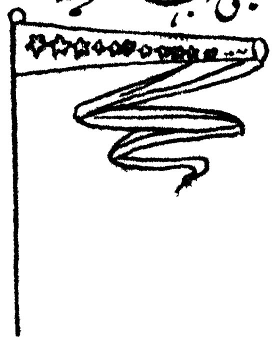
(علامت رنگ نشانات)

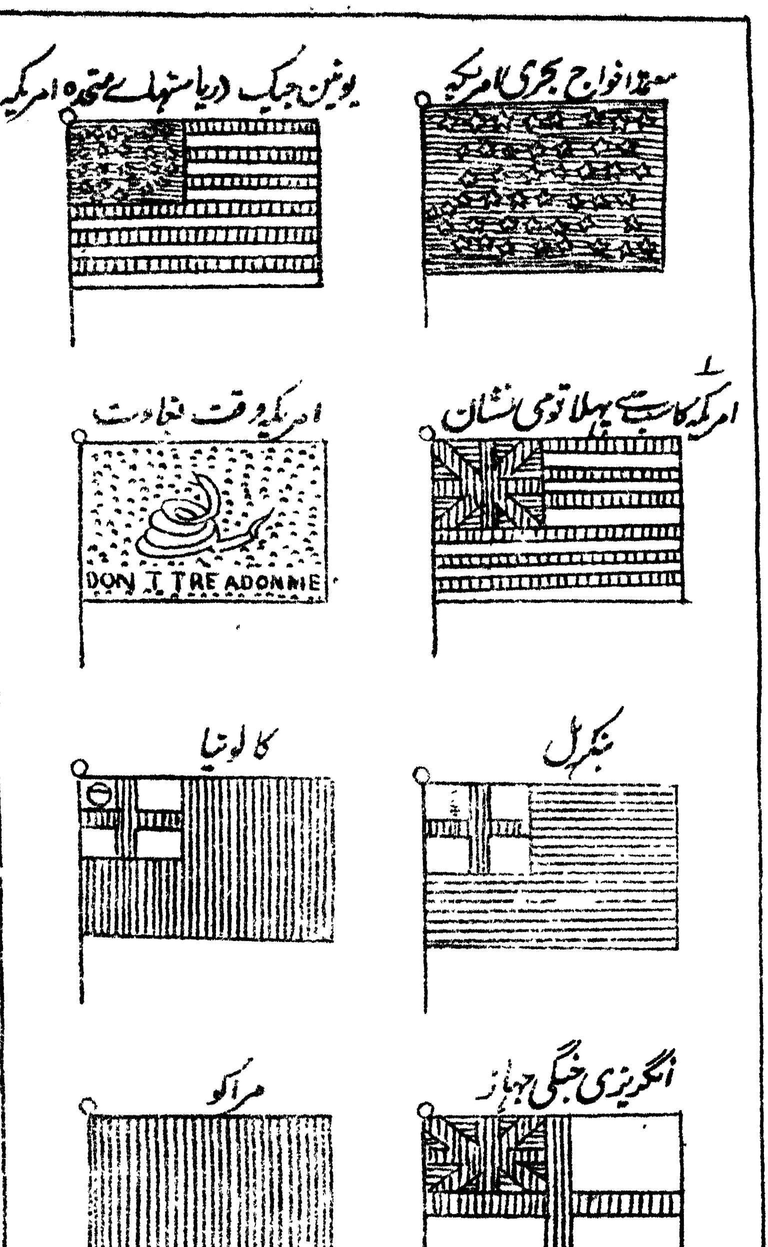


پریسیڈنٹ امریکہ

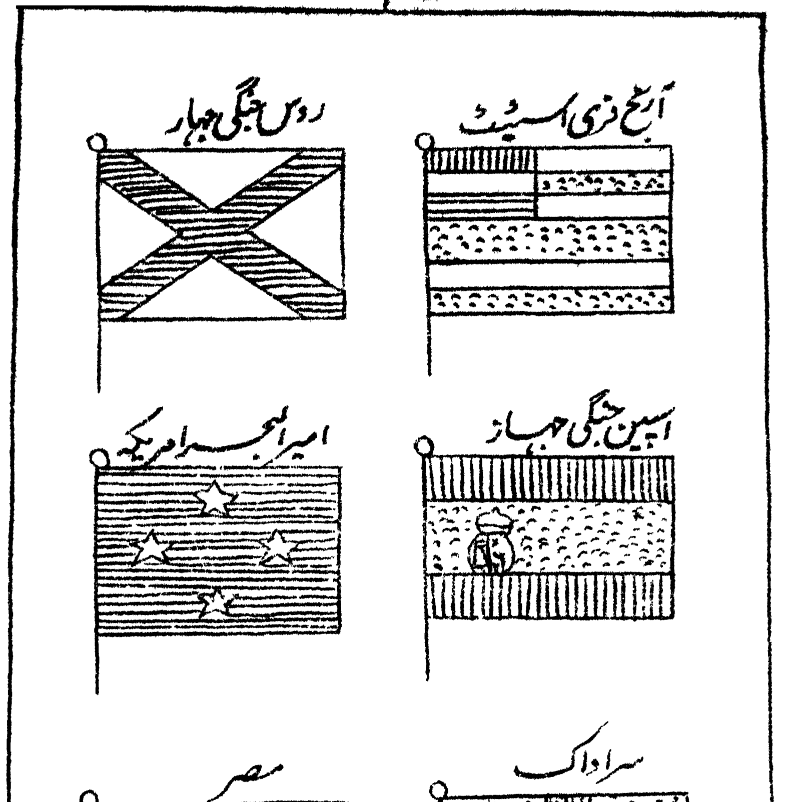


جنگی جہاز امریکہ



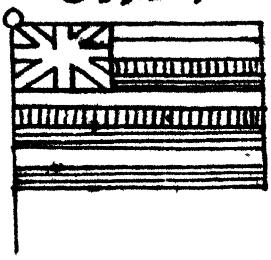


۱ نشان امریکہ اول مرتبہ جنرل واشنگٹن نے یکم جنوری ۱۷۷۶ء کو مقام کیمبرج اوڑایا اس سے قبل انگریزی نشان اوڑتا تھا اور ۱۴ جون ۱۷۷۷ء کو کانگریس نے اوس کو


روس جنگی جہاز
آرنج فری اسٹیٹ
امیر البحر امریکہ
اسپین جنگی جہاز
مصر
سراواک
سلطنت متحدہ امریکہ



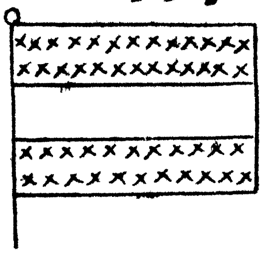
جزائر ہیٹی



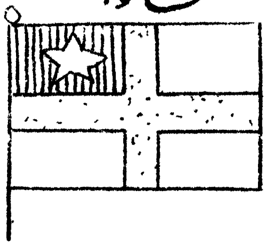
جزائر ہیویان



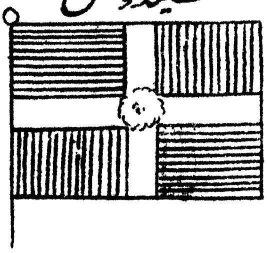
جزائر ہنڈورس



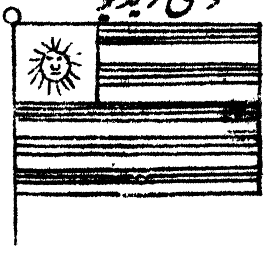
نکاراگوآ



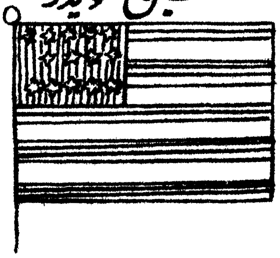
ساموا



سینڈومنگو

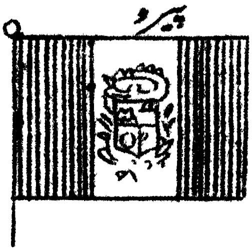


مونٹی ویڈیو

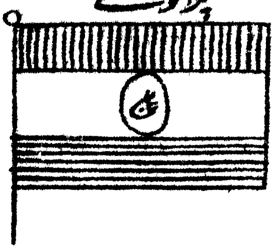


سین سلویڈر

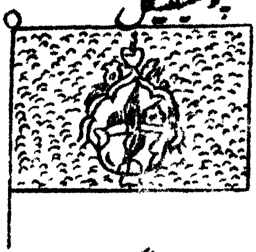
پیرو



پیراگوے



پونٹیفیکل



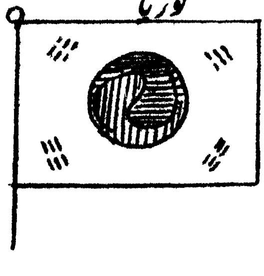
کوسٹاریکا جنگی جہاز



جاپان جنگی جہاز



کوریا



برہما



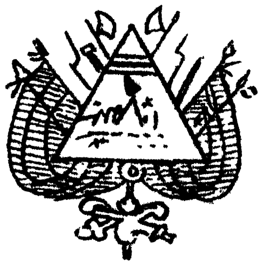
ایرانی شاہی اسٹیمر بحری کا ڈرفش یعنی نشان (جھنڈا)
اسکے اطراف قرمزی اور گوشوں پر چار مثلث ہیں ۔

ممالک غیر کے مارکے اور طغرے

سلطنت جمہوریہ کوسٹاریکا



نیکاراگوآ



برازل



چائل

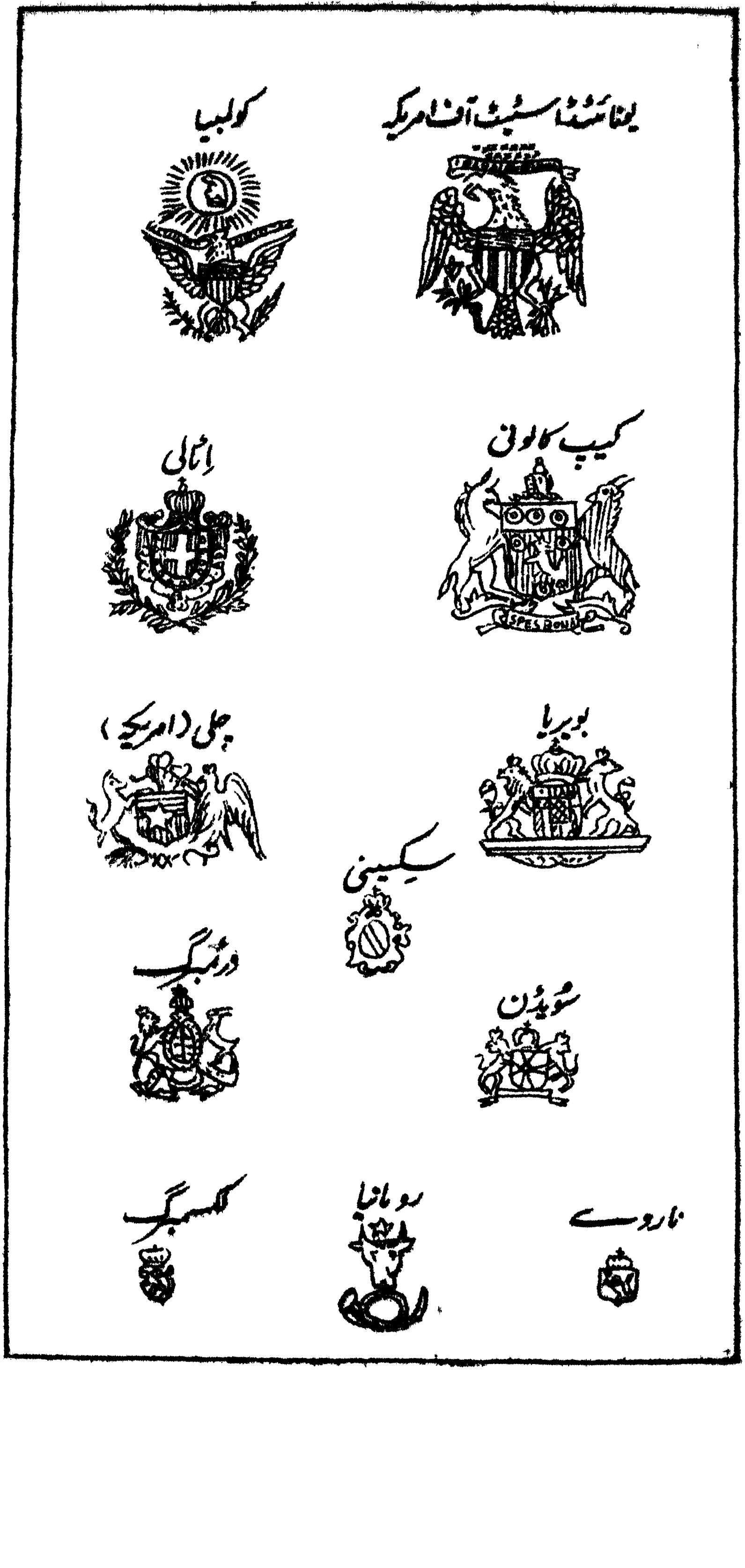


آسٹریلیا



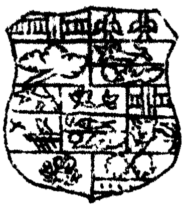
آسٹریلیا



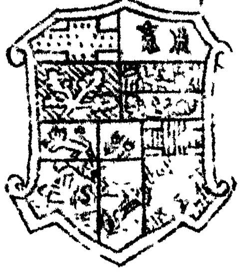


یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکہ
کولمبیا
کیپ کالونی
SPES BONA
اٹالی
بویریا
چلی (امریکہ)
سیکسنی
ورٹمبرگ
سویڈن
ناروے
رومانیا
لکسمبرگ

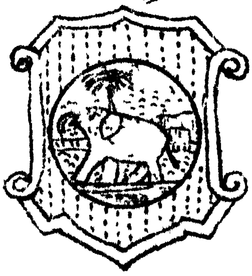
کنیڈا



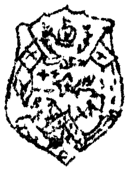
کنیڈا



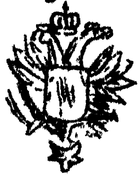
افریقہ



ٹوگا- (افریقہ)



بوسینیا



ابی سینیا



امیر حبیب اللہ خان حال والی کابل



چارلس شاہ فرانس



ملکہ میری شاہ اسکاٹلینڈ



ایڈورڈ سوم شاہ انگلستان



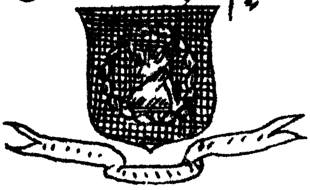
ولیعہد انگلستان



انگلستان عہد چارلس اول



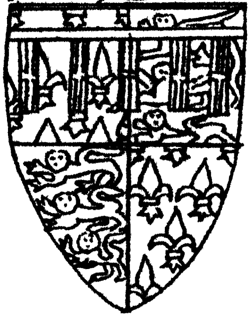
جان ہیم ممبر پارلیمنٹ انگلستان



ہنری ڈیوک آف لنکاسٹر (انگلستان)



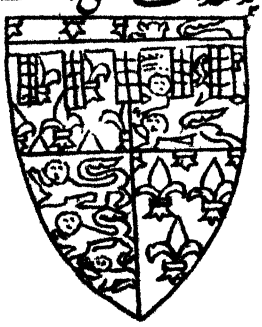
ارل آف یوسٹر (انگلستان)



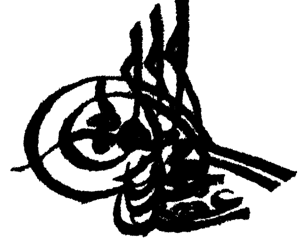
جان ارل آف رچمنڈ (انگلستان)



ایڈمنڈ آف لنگلی (انگلستان)

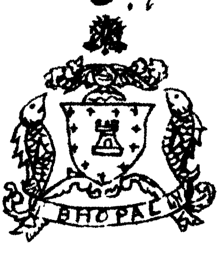


عبدالحمید خان ثانی خاں سلطان ٹرکی کی



ہندوستانی ریاستوں کے مارکے

بھوپال



سرمور



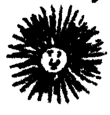
ٹراونکور



جھالاوار



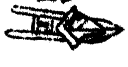
چنبہ



بڑودہ



الور



نمبرا

دھار



دتیا



جموں وکشمیر



نوانگر



جیند



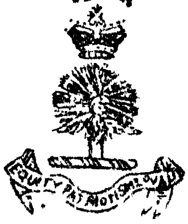
ودھوان



کوچین



جاورہ



نیپال



رؤسا اور مشاہیر ہندوستان کے مارک۔ مانوگرام اور طغرے
(حیدر آباد دکن)

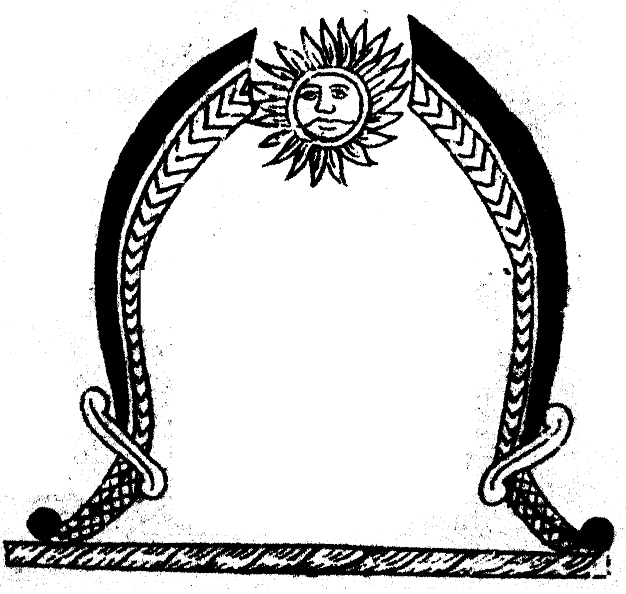
نواب سر خورشید جاہ



نواب سر خورشید جاہ



نواب بشیر الدولہ سر آسمانجاہ



نواب بشیر الدولہ سر آسمانجاہ



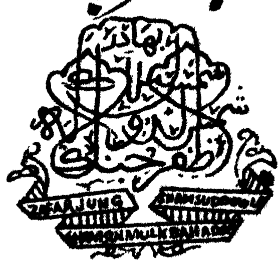
نواب بہرام الدولہ



نواب خانخانان



نواب ظفر جنگ



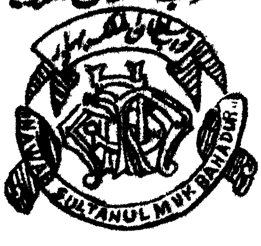
نواب ظفر جنگ



نواب اقبال یار جنگ



نواب سلطان الملک



نواب قادر الملک



نواب اقبال یار جنگ



نواب لطیف الملک



نواب لطیف الملک



نواب شہر ور جنگ



نواب شہر ور جنگ



۱؎ چونکہ نواب لطیف الملک مہتمم شکار خانہ تھے اسلئے تصویر مندرجہ مانوگرام بنائی تھی ۔

راجہ مرلی منوہر آصفجاہ



مہاراجہ کشن پرشاد مدارالمہام



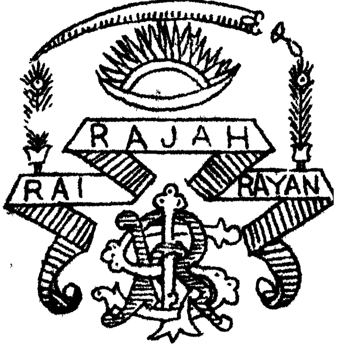
راے تیجراے



راجہ گوبند پرشاد



راجہ لچھمن باور راے رایان



(متفرق)

نواب بہادر رئیس باندہ مقیم اندور

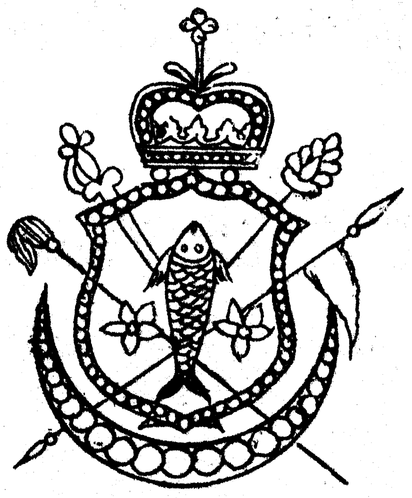


نواب یسین محمد خان رئیس بھوپال



نواب یسین محمد خان رئیس بھوپال

(یہ مارکہ ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء سے ہے)



آنریبل حاجی نواب فتح علیخان بہادر قزلباش سی آئی ای
رئیس اعظم لاہور و تعلقدار نواب گنج علی آباد واقع ملک اودھ



سید غلام حیدر خان منشی سب جج رئیس جائس ضلع رائے بریلی

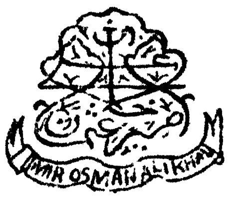
ملک  اودھ

مارکے اور طغرے متعلقہ ہندوستان

محمدن کالج علیگڈھ



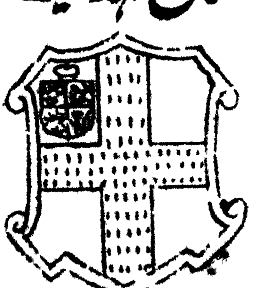
میر عثمان علیخاں ولیعہد ریاست حیدرآباد دکن



نواب میر محبوب علیخاں بہادر نظام حیدرآباد دکن



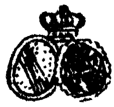
ہندوستان ایسٹ انڈیا کمپنی



متفرق نشانات و مانوگرام

(انگلستان کے شاہی نشان)

(۳) (۲) (۱)

(۱) نشان۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کلارنس۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ۔
ہزرائل ہائینس پرنس البرٹ۔ ہزرائل ہائینس البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز۔ ہزرائل
ہائینس ڈچز آف یارک۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کیمبرج۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف فائف۔
ہزرائل ہائینس ڈچز آف فائف۔

(۲) مانوگرام۔ ہزرائل ہائینس البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز۔ ہزرائل ہائینس پرنس البرٹ
وکٹر آف ویلس۔ ہزرائل ہائینس پرنس جارج آف ویلس۔ ہزرائل ہائینس پرنسس لوئس
ہزرائل ہائینس پرنس لیوپولڈ۔ ہزرائل ہائینس پرنس الفرڈ۔ ہزرائل ہائینس پرنسس آل
ہزرائل ہائینس پرنسس بیٹریس۔ ہزرائل ہائینس پرنسس آلائس۔ ہزرائل ہائینس پرنس
آرتھر۔ ہزرائل پرنسس ہلینا۔

(۳) شاہی مانوگرام ہر مجسٹی کوین وکٹوریا۔ ہزرائل ہائینس پرنسس الگزنڈرا آف ویلس
ہزرائل ہائینس پرنس لوئس آف ہیس۔ ہزرائل ہائینس پرنسس میری آف کیمبرج
ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کیمبرج۔ ہزرائل ہائینس ولیعہد پروشیا۔ ہزرائل ہائینس
ڈچز آف کیمبرج۔ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کمبرلینڈ۔ ہزرائل ہائینس شہزادہ
ماڈ آف ویلس۔ ہزرائل ہائینس شہزادی وکٹوریا آف ویلس۔
ہزرائل ہائینس شہزادی لوئس آف ویلس۔

(۳) شاہی مانوگرام - ہر مجسٹی کوئن وکٹوریا - ہر رائل ہائینس پرنسس الگزینڈرا آف ویلس - ہز رائل ہائینس پرنس لوئیس آف ہیس - ہر رائل ہائینس پرنسس ہیری آف کیمبرج - ہز رائل ہائینس ولیعہد پروشیا - ہر رائل ہائینس ڈچز آف کیمبرج ہز رائل ہائینس ڈیوک کیمبرج - ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کمبرلینڈ - ہر رائل ہائینس شہزادی لوئیس آف ویلس - ہر رائل ہائینس شہزادی ماڈ آف ویلس - ہر رائل ہائینس شہزادی وکٹوریا آف ویلس -

(ڈیوکوں اور امراے انگلستان کے نشانات)

(۱)



(۲)



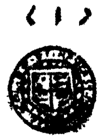
(۳)



(۱-۲-۳) مارکوئس آف ویسٹ منسٹر (بعد کو خطاب ڈیوک کا ملا)
لارڈ بائرن - لارڈ ڈینی سن - ارل گارڈی گن - ڈیوک آف ولنگٹن
لارڈ بروگہم - ارل آف ڈربی - مارکوئس آف سالسبری -

(لندن کے کالج اور اسکولوں کے نشانات)

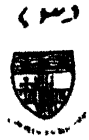
(۱)



(۲)

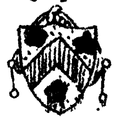


(۳)



(۱-۲-۳) ایٹن کالج - سائن کالج - پنچ لیس وک - گرامر اسکول -
ہڈ وزڈ کونٹی اسکول - لنکا سٹر رائل گرامر اسکول - ہیروگیٹ کالج -
برمنگھم گرامر اسکول - سینٹ انڈیو کالج - براڈ فیلڈ
(اکسفورڈ کالجوں کے نشانات)

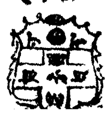
(۱)



(۲)



(۳)



(۱-۲-۳) ویڈہم - اوریل - میگڈالن - کیوان - نیو کالج - آل سولس
اکانز بیئر - سینٹ اڈمنڈ - ویسیسر - کوئینس - پمبروک - سینٹ جانس
سینٹ البن - جیسس - سینٹ میری - ٹرنٹی کالج یونیورسٹی - بلیال
کرائسٹ چرچ - لنکلن - براسی نوس - مرٹن - کارپس کرسچی -
(کیمبرج کالج کے نشانات)

(۱)

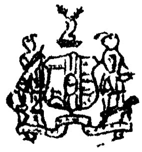
(۲)

(۳)

(۱-۲-۳) کوئینس کالج - امانول کالج - سینٹ کیتھرن کالج - سڈنی سسکس کالج
کرسیٹ کالج - گانول کالج - کایس کالج - کاریس کالج - سینٹ پیٹر کالج -
ٹرنٹی ہال - مگڈالن کالج - کلی آر کالج - کنگس کالج - جیزز کالج -
پیمبروک کالج - سینٹ جان کالج - ڈاوننگ کالج - ٹرنٹی کالج -

(انگلستان کی سوسائٹیون کے نشانات

(۱)



(۲)



(۱-۲-) فارسٹروان کے قدیمی نشانات - آڈ فیلوز - انڈی پینڈنٹ آرڈر آف ریچابائٹ - آرڈر آف ڈرویڈس - فریمیسن - رائل آنٹیسنٹ آرڈر آف بفیلوز - گرانڈ آرڈر آف دی سنس آف فینکس اینڈ لائل آرڈر انیسینٹ شیپرڈ -

(بوتر رحمنون کا نشان)

(۱) (۲)



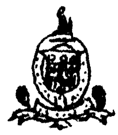


(۱ - ۲) ریاستی فوج - جنوبی افریقہ کی جمہوری سلطنت - آبوج فری اسٹیٹ انفنٹری
والنٹیرس - جنوبی افریقہ کی جمہوری سلطنت پریٹوریا والنٹیر کیولری کارپس اینڈ
رائفلس گروگرس آرٹش بریگیڈ و دیسی پولیس سلطنت جمہوری جنوبی افریقہ

(جنوبی افریقہ کے نشانات)

(۱) (۲) (۳)







(۱ - ۲ - ۳) پرنس الفرڈ گارڈ - پورٹ ایلزبتھ نٹال مونٹیڈ پولیس -
کیپ ٹاؤن ہائی لینڈرس سٹی امپریل والنٹیرس - بیگنس ہارس کیپ مونٹیڈ پولیس
کوئینس ٹاؤن والنٹیر رائفلس کیپ کالونی ڈیوک آف ایڈنبرگس اون والنٹیر رائفلس
کیپ ٹاؤن - برٹش ساؤتھ افریقن پولیس - نٹال رائل رائفل - ہیٹزمارٹزبرگ بورڈ
مونٹیڈ - رائفلس ساؤتھ افریقہ - ساؤتھ افریقن لائٹ ہارس - ویسٹرن رائفلس
ورسسٹر کیپ کالونی - نٹال رائل رائفلس مونٹیڈ انفنٹری -

(کناڈا کی رجمنٹ کے نشان جو جنوبی افریقہ میں ہیں)

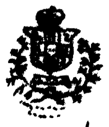
(۱)



(۲)



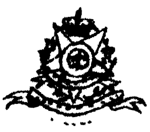
(۳)



(۱-۲-۳) گورنر جنرل فٹ گارڈ - فرسٹ پرنس آف ویلس - نیو سیلیرس منٹریل - سکنڈ کوئینس اون رائفلس آف کناڈا - تھرڈ وکٹوریا رائفلس آف کناڈا - ۵ - رائل اسکاٹس آف کناڈا - ۸ رائل رائفلس ۱۳ رائل کناڈین ملیشیا ہملٹن - ۱۵ - ارگائیل لائٹ انفنٹری

(اسٹریلیا کی رجمنٹوں کے نشانات)

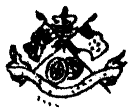
(۱)



(۲)



(۳)



(۱- ۲- ۳) کوئینس لینڈ مونٹیڈ انفنٹری - ملیٹری فورس - نیو ساؤتھ ویل برسبان گیرسن باٹری - کوئینس لینڈ - نیوزیلینڈ والنٹیرس اول کوئینس لینڈرس مارش رجمنٹ وکٹورین گریسن انفنٹری - دوم رجمنٹ کوئینس لینڈ سوم رجمنٹ ناوتھ ویل کوئینس لینڈ - وکٹورین ہارس وفیلڈ ارٹلری وکٹوریا دوم بٹالین انفنٹری بریگیڈ وکٹوریا مونٹیڈ رائفلس وکٹوریا فورٹ فیری گیریسن آرٹیلری وکٹوریا وکوئینس لینڈ پرمانٹ آرٹیلری

(رجمنٹوں کے نشانات)

(۱)



(۲)



(۳)



نمبر (۱-۲-۳) کی طرح انگلستان کی طرح فوج مین مختلف نشانات ہین
چنانچہ نمبر ۱- نارتھ ھمپٹن شائر رجمنٹ کا ہے۔ اسیطرح سے اور نشانات ہین۔

(ہندوستانی رجمنٹوں کے نشانات)

(۱)



(۲)

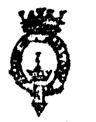


(۳)



نمبر (۱-۲-۳) کی طرح ہندوستانی رجمنٹون کے مختلف نشانات ہین چنانچہ نمبر ۳
پٹھان لانسرز متعینہ سرحد کا نشان ہے۔

(شاہی جہازات کے نشانات)

(۱)


(۲)


(۳)


نمبر (۱-۲-۳) کی طرح شاہی جنگی و سیاحی جہازات کے مختلف نشانات ہیں نمبر ۱ این سن جہاز کا نشان ہے۔

(انگلستان کے کلبوں کے نشانات)

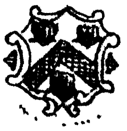
(۱)


(۲)

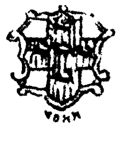

(۳)


نمبر ۱-۲-۳) کی طرح مختلف کلبوں کے نشانات معلوم ہیں نمبر ۱ یونائیٹڈ یونیورسٹی کلب - نمبر ۲ سینٹ اسٹیفن کلب اور نمبر ۳ یونین کلب کا نشان ہے -

(مختلف شہروں اور قصبوں کے نشانات)

(۱)


(۲)


(۳)


نمبر (۱-۲-۳) کی طرح انگلستان کے مختلف شہروں میں نشانات مقرر ہیں۔
سرکاری کاغذوں اور لفافوں پر جب یہ نشانات بنے ہوتے ہیں تو ان کو
دیکھ کر سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ خط فلاں جگہہ کا ہے ۔

(ممالک بیرونی کے نشانات)

(۱)



(۲)



(۳)



نمبر (۱ - ۲ - ۳) کی طرح اسٹریا و ہنگری - بلجیم - فرانس - جرمنی -
ہالینڈ - اٹلی - ناروے - روس - اسپین میں نشانات مقرر ہیں چنانچہ نمبر ۱
برلن - ۲ - برسلس اور ۳ پیرس کا ہے ۔

(قومی نشانات)

(۱)



(۲)



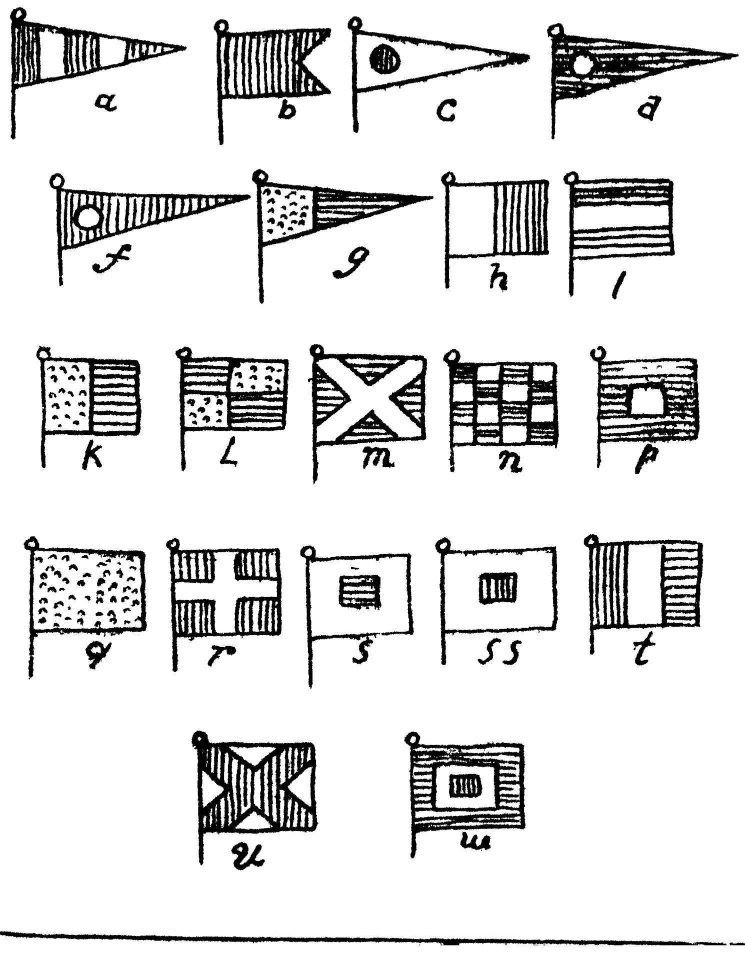
(۳)



۱۔ ۲۔ ۳۔ نشانات مولڈویا۔ برٹش کولمبیا۔ لنکا۔ ہنڈورس۔ بسلی صغیر و کبیر۔ جنوبی آسٹریلیا۔ سنگھائی۔ مانٹی نیگرو۔ سناکو۔ اولڈنبرگ۔ موڈینا۔ پارما۔ آرنج فری اسٹیٹ۔ کوریا۔ رومگنا۔ الوار برٹش گوائینا۔ ہنگری۔ سالواڈر۔

علامات گفتگو بین الاقوام

جو کہ جہاز ایکدوسرے سے گفتگو کرنے مین استعمال کرتے ہین سمندر مین ہون
یا بندرگاہون کے کنارہ پر



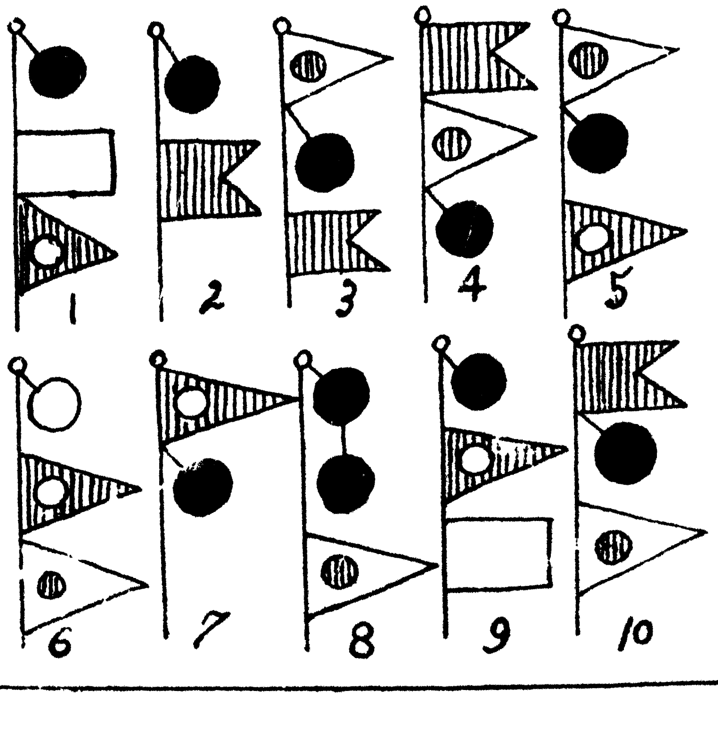
شرح علامات

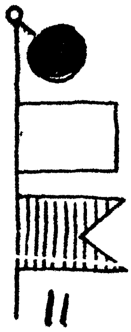
A جب اسکو ہلاتے ہین تو کوئی سگنل ہوتا ہے یعنی کوئی پیغام بھیجا ہوتا ہے، جب اسکو مقابل والا ہلاتا ہے تو تعمیل ہو جانے کی علامت ہے۔

B ـ C ـ C کی حرکت دینے سے ہان کے معنی ہوتے ہین یعنی ہاں ـ

D-D ـ کے معنی نہین ـ

Q-Q کے ہلانے سے قرنطینہ کرنا مراد ہوتا ہے۔ جب یہ علامات مذکورہ بوجہ دوری پڑھی نہین جا سکیں تو نشانات ذیل مین گولہ لٹکا کر فاصلہ سے گفتگو کرتے ہین ـ



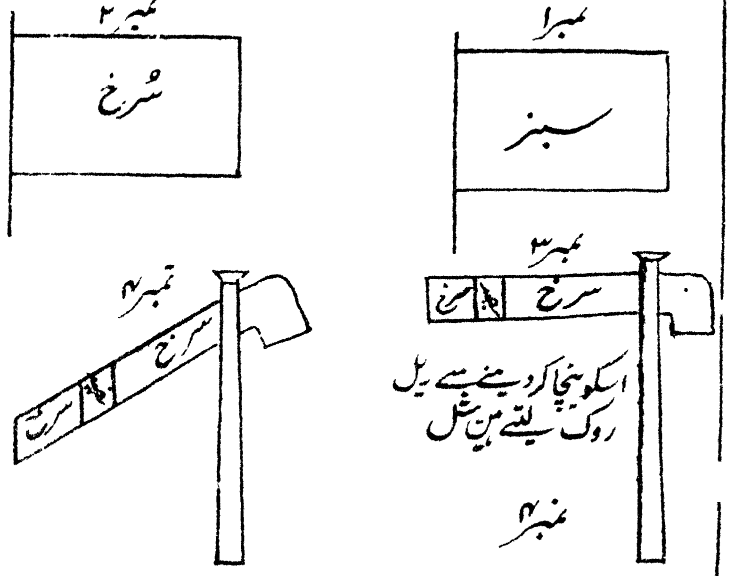


11

1	حرف	C	یعنی ہان
2	"	B	نام جہاز یا کشتی کا دریافت کیا جاتا ہے،
3	"	J	
4	"	R	ہم کو بذریعہ تار کے اطلاع دو۔
5	"	L	بلٹ یعنی جہاز کی بڑی رسی طلب کرتے ہین۔
6	"	D	نہین، (نو)
7	"		علامت خاص ہے ہی مراد یہ ہے کہ غذا درکار ہے۔
8		G	تمھارے جھنڈے ہم نہین پہچان سکتے اور دوری کی علامات سے بات کرو
9			خاص علامت ہے۔ ہمکو مدد دو۔
10		K	روانگی کے لئے دریافت کیا جاتا ہے۔
11		F	دوبارہ سگنل دو یا جہاز سے جھنڈا ہلاؤ۔

ریلوے علامات

علامات رنگ نشانات اوپر درج ہین مگر یہان بوجہ زیادہ وضاحت ہونے کے عبارت بنا کر دیا گیا ہے ۔



شرح علامات ریلوے

نمبر ۱ ۔ اس رنگ کی جھنڈی دکھلانے سے یہ مراد ہے کہ ریل بدستور چلی جاوے
نمبر ۲ ۔ اس رنگ کی جھنڈی سے یہ مقصود ہے کہ ریل روک لیجاوے

یہ دونون علامتین صرف دن کے واسطے کارآمد ہین رات کو بجاے جھنڈیوں کے اسی رنگ کے شیشوں کی لالٹین سے کام لیا جاتا ہے

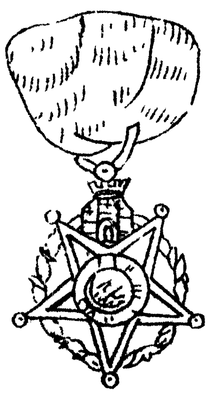
نمبر ۳ ۔ اس سے اسٹیشن پر ریل روکنے کا کام لیا جاتا ہے اسکو سگنل کہتے ہین ۔ اور عوام سکنڈر بولتے ہین ۔ اگر ریل چلنے مین کوئی سانحہ پیش آوے تو کھڑکی سے باہر ہاتھ مین رومال وغیرہ کوئی کپڑا ہلاؤ تو گارڈ آجاویگا ۔

اعزازی تمغے

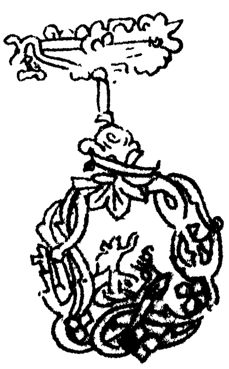
تھسل گریٹ برٹن
واسکاٹلینڈ



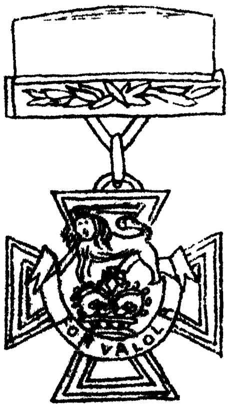
ٹاور اینڈ سوارڈ پرتگال
(مینار اور تلوار)



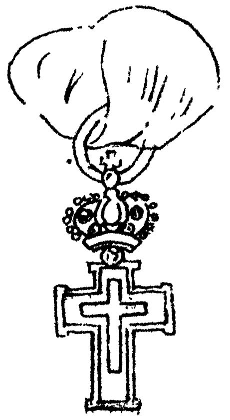
ن سی ایشن - اٹلی



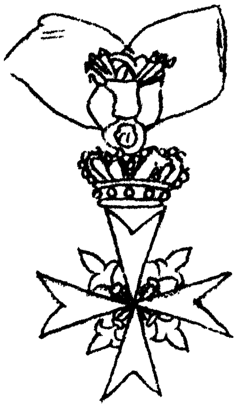
وکٹوریا کراس گریٹ برٹن



کرالیسٹ یونی فیکل اسٹیٹ



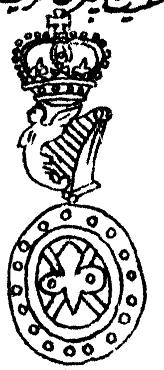
سینٹ جان یروشلم



میڈل آف آنر (اعزازی تمغہ یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ)
محکمۂ جنگ



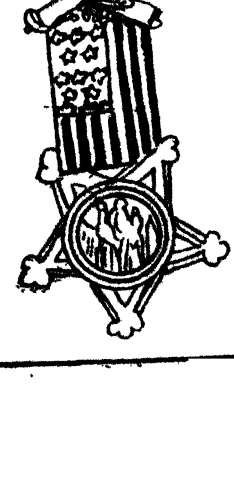
سینٹ پیٹرک گریٹ برٹن و آئرلینڈ

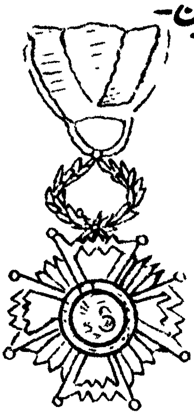


جارج گارٹر (یہ تمغہ بادشاہونکو ملتا ہے)
گریٹ برٹن۔

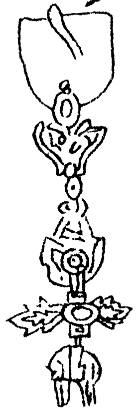


گرانڈ آرمی آف ریپبلک امریکہ۔

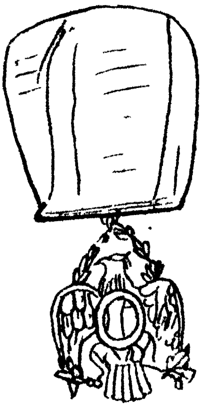




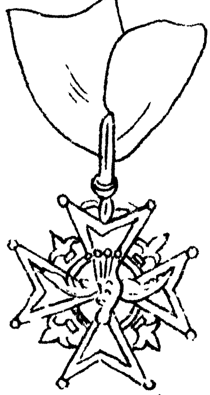
امریکن آرڈر آف
ازابیلا ۔ دی کیتھالک
اسپین ۔



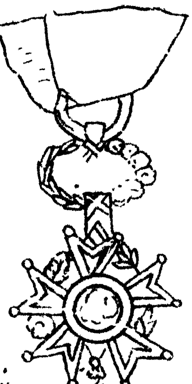
گولڈن فلیس
اسپین



سوسایٹی آف دی سنسنائی



ہولی گھوسٹ ۔ فرانس



لیجن آف آنر ۔ فرانس

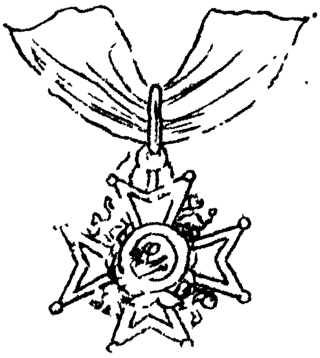


سنٹ اینڈرو ۔ روس



سنٹ گوری دی گریٹ ۔ پونٹیفکل

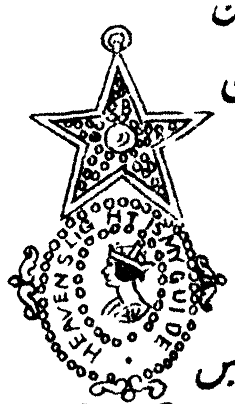
ملٹری کلاس (فوجی درجہ)
گریٹ برٹن



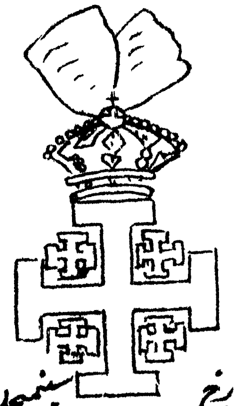
لائل لیجن (وفاداری) یونائیٹڈ اسٹیٹ



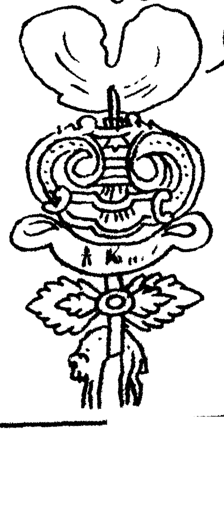
اسٹار آف انڈیا (ستارہ ہند)
گریٹ برٹن
ہندوستان



اردر ہولی سپلچر - پنٹیفیکل

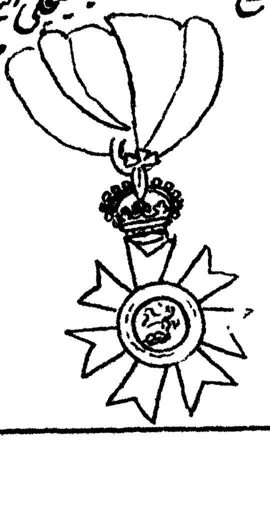


گولڈن فلیس
آسٹریا
ہنگری

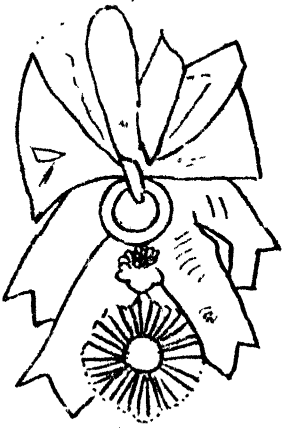


سیٹ کارنج

سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ
جارج



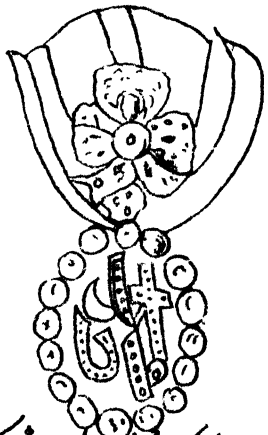
ایڈن سن - جاپان



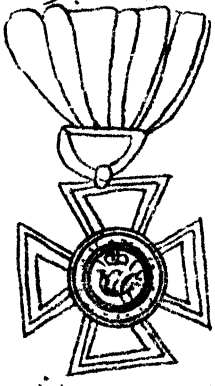
ریوکرون - سکسنی



نشان - ٹونس

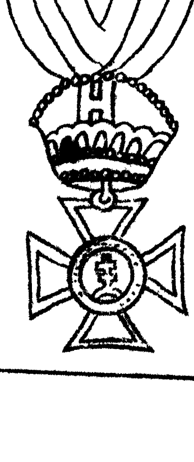


اوک کرون - لکسمبرگ



سینٹ اسٹیفن اپسٹولک آرڈر

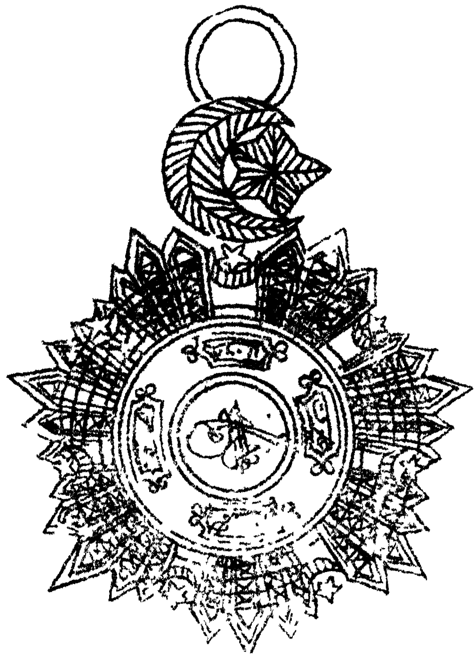
آسٹریا ہنگری



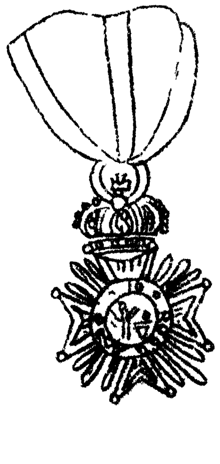
گلفک آرڈر - ہانور



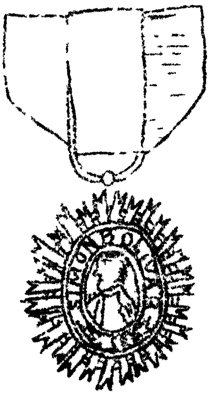
نشان مجیدی - ٹرکی



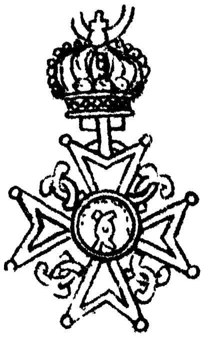
سینٹ ہیوبرٹ - بویریا



آرڈر آف بولیور - وینیزولا



آرڈر آف لاملٹی بٹیلن



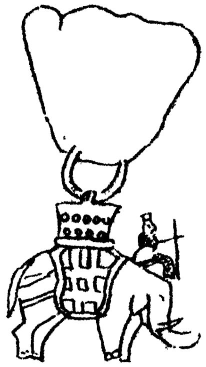
پشت کا رخ تمغہ ریڈیمر (شفیع کا تمغہ) یونان



ملیٹری آرڈر آف ولیم نیدرلینڈ



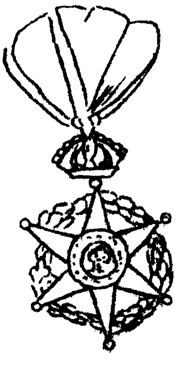
ایلیفنٹ ڈنمارک

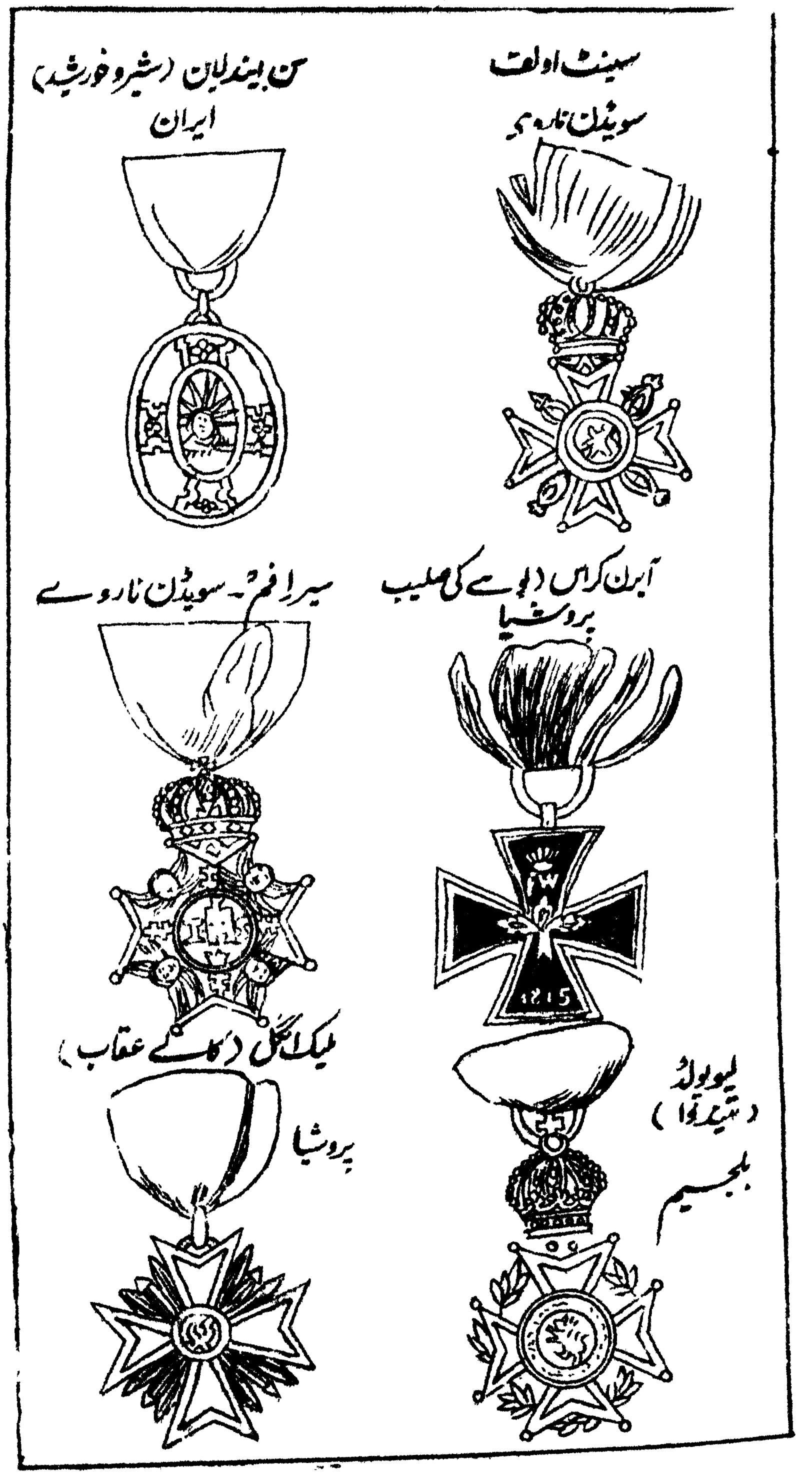


کرون آف ورٹمبرگ جرمنی



روز۔ بریزل




سینٹ اولف
سویڈن ناروے
سن بیندیان (شیروخورشید)
ایران
آہن کراس (لوہے کی صلیب
پروشیا
سیرافم - سویڈن ناروے
لیوپولڈ (تیندوا)
بلجیم
بلیک ایگل (کالے عقاب)
پروشیا

ہندوستان میں انگریزی تمغے

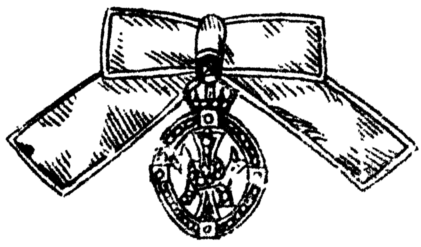
(۱) دی موسٹ اکزالٹڈ آف دی اسٹار آف انڈیا



(۲) دی موسٹ امینٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر



(۱۳) امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا



(انگریزی تمغونکے حالات)

(۱) یہ تمغہ لیٹ اور سلیمانی تختی سے جسپر ملکہ وکٹوریا قیصر ہند کی ابھری ہوئی تصویر بنی ہی مرتب ہی۔ اور سونے کے حلقہ مین نصب ہی۔ سونے کے چوکھٹے پر ہیرے کے حرفون سے تصویر کے گرد دائرہ بناتی ہوئی عبارت ذیل مندرج ہی۔

"خدا کی روشنی ہماری رہنما ہو" بلندی کی جانب ایک ستارا ہی جسپر چھوٹے چھوٹے نقرئی نقطے بنے ہین۔ اور اوسکے اوپر تاج شاہی ہی۔ جسکے دونون طرف گلابی رنگ کے دو پھول ہین۔ یہ تاج ایک آسمانی رنگ کے فیتہ مین نصب کیا ہوا ہی۔ جو ہندوستانی کنول کے پھولون اور کھجور کی شاخونسے ریشمی صنعتکاری کے ساتھ گتھا ہوا ہی۔ فیتہ کی بل سونے کی بنی ہی۔ اور سونے کی باریک زنجیر کے ساتھ ایک حلقہ کی صورت مین سینہ پر آویزان کیا جاتا ہی۔

اس حلقہ کے بیچ مین آرڈر کا نشان ہی۔ اسکے گرد بھی وہی عبارت ہیرے کے حرفونسے لکھی ہے جو اوپر بیان کیگئی ہے۔

یہ تمغہ ملکہ موصوفہ نے ۲۳۔ فروری ۱۸۶۱ء کو قایم کیا۔ اور ۲۰۔ مارچ ۱۸۶۶ء مین اسمین توسیع کیگئی۔ اور ۱۸۷۵ء مین اور بھی اضافہ کیا گیا۔

اس آرڈر مین بادشاہ۔ والیان ریاست۔ گرینڈ ماسٹر اور ۲۴۶۔ ایسے ممبر ہین جنکے علاوہ معمولی معززین کے آنریری ممبر بھی شامل ہونگے۔ جنکو ملکہ یا اونکے جانشین وقتاً فوقتاً مقرر کرینگے۔ اور ۲۴۶ ممبر تین درجونپر منقسم ہین۔ پہلے حصہ کے ممبرون کو نائیٹس گرینڈ کمانڈر کہتے ہین جس مین ۳۰ ممبر ہوتے ہین ۱۲ یورپین اور ۱۸ ہندوستانی۔ دوسرے حصہ کے ممبرونکو کمانڈرس۔ کہتے ہین جس مین ۷۲ ممبر ہوتے ہین۔ اور تیسرے حصے کے ممبرونکو کمپینین کہتے ہین۔ اور اسمین ملکہ موصوفہ کا وایسرای۔ گرینڈ ماسٹر ہے۔

اس قاعدہ کے موافق ملکہ یا اونکا جانشین نائٹ گرینڈ کمانڈر اف دی آرڈر کا خطاب ایسے نوابون او مہاراجون دی سکتا ہے جنہون نے ملکہ کی مہربانی کا حق حاصل کیا ہو۔ نیز ایسی برٹش رعایا کو جسنے بذریعہ خیرخواہی یا ملازمت شاہی عنایت حاصل کی ہو۔ دوسرے اور تیسرے درجہ کا خطاب ایسے لوگونکو مل سکتا ہے جنھون نے اپنی نیک روش یا عمدہ ملازمت کے ذریعہ سے شاہی مہربانی حاصل کی ہو۔

(۲) اس نقرئی تمغہ کی شکل مثل ایک ستارہ کے ہے جو پانچ کرنین رکھتا ہی اور یہ پانچون کرنین گول ہین۔ اوران کرنون کے درمیان پانچ اور چھوٹی کرنین ہین جو طلائی رنگ کی ہین۔ اسکا درمیانی دائرہ بھی سونے کا ہی جسمین ملکہ وکٹوریا کی تصویر بنی ہے۔ اس ستارہ کے اوپر تاج شاہی ہے جو طلائی رنگ کا ہی۔

یہ تمغہ ایک فیتہ مین آویزان ہی جسپر ہاتھی۔ کنول کے پھول۔ طاؤس اور ہندوستانی گلاب کے نقش ونگار ہین اور وہ باریک زنجیر کے ساتھ شاہی تاج مین گتھا ہے۔

یہ تمغہ ملکہ وکٹوریہ نے ۱۸۷۷ء دربار دہلی سے جاری کیا ہے اور خطاب قیصر ہند (امپرس آف انڈیا) کی یادگار ہی۔ اور اسمین بادشاہ۔ گرینڈ ماسٹر اور کمپینین شامل ہین۔ اس کو ۱۸۸۷ء مین زیادہ وسعت دیگئی ہے۔

اسکے بھی تین درجہ ہین۔

اول نائٹس گرینڈ کمانڈرس۔ ہین جنکی تعداد ۵۵ ہے۔

دوم نائٹس کمانڈرس۔ جنکی تعداد ۵۰ ہے۔

سوم۔ کمپینینس ہین اسمین ایسے انریری اور اکسٹرا ممبر بھی شامل ہونگے جنکو ہز امپیریل مجسٹی اور اونکا نائب مقرر کریگا۔ ویسرائے ہندوستان جبتک اپنے عہدہ پر رہیگا گرینڈ ماسٹر کہلائیگا۔

یہ تمغہ اون اشخاص کو جنہون نے اپنی خدمات سے (عام اس سے کہ ملازمت ہو یا غیر ملازمت) شاہی مہربانی کا استحقاق حاصل کیا ہوگا ملیگا۔

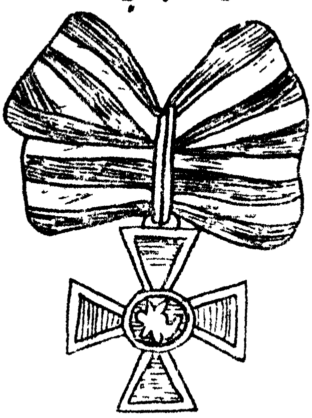
نیز ایسے مشرقی بادشاہونکے سفیرون کو جو ملکہ یا اونکے جانشین کے نزدیک اسکے لایق ہون۔

جن لوگون کو یہ تمغہ حاصل ہوا ہوگا اون کا درجہ دی نائیٹس گرینڈ کمانڈرس نائٹ کمانڈرس کمپینین سے سینٹ مائیکل و رسینٹ جارج والونکے درجہ کے بعد سمجھا جاییگا۔

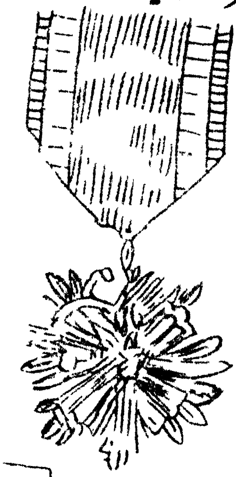
(۳) یہ تمغہ ملکہ وکٹوریا نے خطاب قیصری کی یادگار مین قایم کیا تھا۔ خاندان شاہی اور ہندوستانی والیان ریاست کی شاہزادیون۔ وایسرائے اور گورنران۔ اور سکریٹری آف اسٹیٹ کی اون لیڈیون کو عطا ہوتا ہے جنکو قیصر ہند مناسب سمجھین۔ ملکہ وکٹوریا کی تمام بہو۔ بیٹیون کے علاوہ دیسیون ہن بھی اکثر خاتون کو یہ تمغہ عطا ہوا ہے۔

متفرق تمغے

سینٹ جارج کراس



جاپانیز۔ وکٹوریا کراس



آرڈر آف سِسٹنی نیئس



یہ تمغہ یادگار آزادی۔ حب وطن امریکہ کا ہے۔ اسکی یادگار کے لئے ایک فوج نے ایک سوسائٹی قائم کی تھی۔ اس سوسائٹی کا پہلا پریسیڈنٹ واشنگٹن تھا۔

نمائش گاہوں کے تمغے

پیرس ۔ ۱۸۶۷ء



ایضاً



پیرس ۱۸۷۸ء



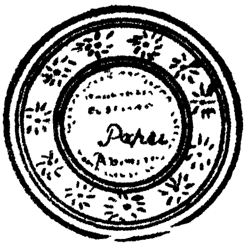
ایضاً



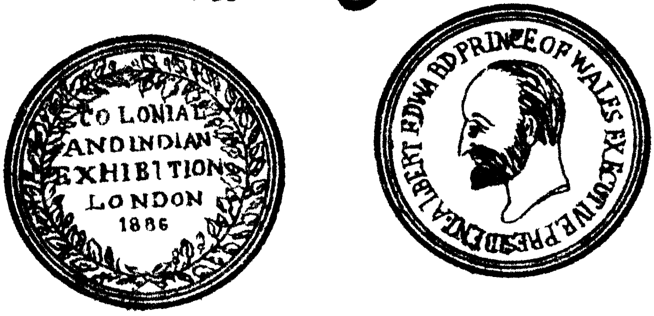
ایضاً ۱۸۶۷ء



پیرس



لندن ۱۸۸۶ء



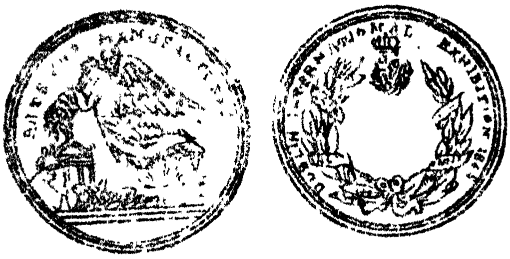
ویانا - ۱۸۷۳ء



برلن ۔ سنہ ۱۸۷۸ء



ڈبلن ۔ سنہ ۱۸۶۵ء



کلکتہ ۔ سنہ ۸۴-۱۸۸۳ء



اودہ ۔ سنہ ۱۲۹۵ھ



دہلی سنہ ۱۹۰۲ء





ضمیمہ

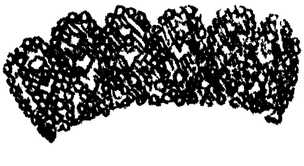
تاج - مارکہ - اور مانوگرام

(دو تمغہ جو حاصل ہوئے بطور ضمیمہ کئے گئے)

ملکہ معظمہ الگزنڈرا



ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز



دیباچہ - تاج - معرکہ - تاج شاہان ایران - کیانیان - ساسانیان سامانیان - غزنویان - خوارزمیان - چنگیز خانیان - تیموریہ - صفویہ افشاریان - قاچاریان - تاج شاہان روم قبل از اسلام - سلاطین عثمانیہ شاہان انگلستان - شاہان روس - و دیگر متفرق سلاطین یورپ و شاہان اودھ شاہان ہندوستان نسل تیموریہ - بیگمات شاہان تیموریہ - شاہان و دیگر ممالک ہندوستان و نشانات فوجی و دیگر ممالک -

جدت پسند طبیعت مؤلف کتاب ہذا کی ہم بھی ضرور ستایش کرینگے - گو کہ کتاب مذکور چندان دلچسپ نہین ہی - لیکن ایک گونہ جدت طبع تو ہی - جو کہ اس مقولہ کی مصداق ہے کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ

(۲) دلچسپ لاہور

بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۲ء

تاج و نشان

یہ سو صفحہ کی کتاب ہی جو اخبار نیر اعظم مراد آباد کی وساطت سے شایع ہوئی ہی - اگرچہ اخبار موصوف نے اشاعت علوم مین پہلے ہی بہت کچھ ناموری حاصل کی ہے مگر یہ کتاب اپنی خاص نوعیت کے لحاظ سے ایسی ہے کہ جسکے واسطے اخبار نیر اعظم شکر گزاری کے قابل ہی -

اس کتاب مین تمام دنیا کے بادشاہی تاجون - اور شاہی نشانون کی تصویرین درج کی گئی ہین - آج سے صدیون پہلے کے گذرے ہوئے زمانے اور اسوقت کے فرمانرواؤن کے تاج اسوقت ہماری نظرون کے سامنے تاریخی عظمت کے درجہ قایم کر رہے ہین - ہر ملک اور ہر سلطنت کے شاہی علم اور مارک واقفیت کو وسعت دے رہے ہین -

یورپ مین اس قسم کی تالیفات نے بہت کچھ رواج پایا ہے - اور بہت قدر و عزت حاصل کی ہی - مگر ہندوستان مین یہ سلسلہ اسی کتاب سے شروع ہوا ہی

ہم اخبار نیر اعظم مراد آباد کی عالی ہمت پرنٹر ایڈیٹر جناب ایس ابن علی صاحب کی جدت پسندی کی تعریف کرتے ہیں کہ اوہنون نے ایک ایسی عمدہ کتاب ملک کے سامنے پیش کی ہے جو علم تاریخ کی جان ہے اور جس پر علم تاریخ کی ہر ایک شاخ کو فخر ہو سکتا ہے کتاب بے حد دلچسپ ہے اور قیمت کچھ زیادہ نہین ہے۔ مگر جو اصحاب چاہین وہ اخبار نیر اعظم مراد آباد سے طلب فرمائین۔

(۳) روہیلکھنڈ گزٹ بریلی

۲۴ - مئی ۱۹۰۸ء

تاج و نشان

حسین تاج - معرکہ - تاج شاہان ایران - پیشدادیان - کیانیان - ساسانیان سامانیان - غزنویان - خوارزمیان - چنگیزیان - تیموریہ - صفویہ - افشاریان قاجاریان - تاج شاہان روم قبل از اسلام - سلاطین اسلام - شاہان و امرای انگلستان - شاہان روس - متفرق سلاطین یورپ - شاہان اودہ و متفرق شاہان ہندوستان - سلاطین تیموریہ - شاہزادگان تیموریہ - تاج شاہان مختلف متعلقہ ہندوستان - متفرق و مختلف تاج - سلطنتون کے شاہی و فوجی و متفرق نشان - فوجی وردیون کے نشان - سلطنتون کے جھنڈے - اور اونکی رنگینی والیان ریاست و مشاہیر ہندوستان کے مالک و نشان محمد رفیع صاحب رضوی متخلص بہ عالی نے عام تاریخ دوست احباب کے نظارہ کے لئے بطور البم ترتیب دیا ہے۔ اور ہمارے فاضل ہمعصر ایس ابن علی صاحب اڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد نے نہایت عمدگی سے چھاپکر سرمۂ چشم مشتاقان بنایا ہے۔ قیمت ۸ روپیہ

(۴) رسالہ مخزن لاہور

بابت ماہ جون ۱۹۰۸ء

تاج ونشان معروف بہ تاج الملوک

یہ کتاب جسمین قریبا تمام بڑے بڑے سلاطین گذشتہ وموجودہ کے تاج ونشانات کی تصاویر درج ہین سید محمد رفیع صاحب عالی موہانی نے تالیف کرکے مطبع نیر اعظم مین چھپوائی ہی۔ یہ کتاب اپنی قسم کی بالکل نئی کتاب ہی اور اس قسم کی کتابین واقعی اردو زبان کے لئے سرمایۂ ناز ہین۔ کیونکہ ابھی اردو لٹریچر کے ذخیرہ مین ایسی مفید اور قابل قدر کتب کی بہت کمی ہے۔ اس کتاب مین قابل مولف نے تاج ونشان کی اصل حقیقت خوب وضاحت کے ساتھ لکھی ہے تمام شاہان ایران وکیانیان وغزنویان۔ تیموریہ قاچاریان وشاہان روم وروس وانگلستان وہندوستان وغیرہ کے علاوہ اور دوسری سلطنتون کے رؤسا کے تاج ونشانات کی تصاویر بھی درج کی ہین۔ معلوم ہوتا ہی کہ مولف نے بڑی جانفشانی اور محنت سے ماخذ بہم پہونچائے ہین۔ اس کتاب کو پڑھکر البتہ اسقدر راز جوئی دلمین باقی رہجاتی ہی کہ تاج ونشان قدیم کے ماخذ کہان سے دستیاب ہوئے اگر اس کا بھی ذکر آجاتا تو کتاب بہ وجوہ اپنی قسم کی اعلے اور نایاب کہلانے کی مستحق تھی۔ تاہم کتاب قابل دید ہی۔ اور مولف کی محنت۔ تلاش اور ترتیب قابل داد۔ یہ کتاب مطبع نیر اعظم سے ۸ کو ملسکتی ہے۔

(۵) رسالہ زمیندار وکاشتکار۔ بجنور

بابت مئی سنہ ۱۹۱۲ء

تاج ونشان

یہ کتاب منشی محمد رفیع صاحب رضوی عالی کی تالیف سے ہے جسمین گذشتہ وحال کے تمام سلاطین دنیا کے تاج اور نشانون کی تصاویر دیگئی ہین اور یہ ایک نہایت دلچسپ اور تاریخی تصاویر ہونے کے سبب دیکھنے کے لائق ہے۔ معمولی تقطیع کے

..صفحہ پر چھپی ہو باوجود تمام وکمال نقوش وتصاویر کے ۸ قیمت پر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ملے گی۔

(۶) مہذب۔ گوجرانوالہ

۲۴- مئی ۱۹۰۴ء

دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ہمین ایک کتاب بنام تاج ونشان بغرض ریویو موصول ہوئی۔ اس کتاب مین مختلف سلطنتون کے تاج ونشان کے حالات دئے ہین اور ہر ایک کی جداگانہ تصویر بھی۔ جہانتک ہمارا خیال ہو اردو زبان مین یہ نئی قسم کی پہلی کتاب ہو۔ یا بالفاظ دیگر یہ کہ اردو زبان مین بھی اب علمی ذخیرہ جمع کرنے کی ابتدا شروع ہو گئی ہو۔ ایسی کتابونکی اہل یورپ بڑی قدر کرتے ہین اور وہانکے اہل مطابع کو ہندوستان کیطرح اس قسم کی کتب کے فروخت کرنے کیلئے زیادہ انتظار نہین کرنا پڑتا۔ درخواستین اس کثرت سے آتی ہین کہ متواتر اوپر دوپرے کئی اڈیشن چھاپنا پڑتے ہین۔ امید نہین کہ اس ملک مین ایسے قدردان ہون کہ ہاتھون ہاتھ خریدین۔ تاہم ہمارا فرض ہو کہ ایسی مفید کتاب سے مستفیض ہونے کی اہل ملک کو ترغیب دین اور وہ اس سے فائدہ اوٹھائین۔

(۷) پنجہ فولاد۔ لاہور

۲۸- مئی ۱۹۰۴ء

کارخانہ اخبار نیر اعظم مراد آباد ملک وقوم کیطرف سے خاص طور پر شکریہ کے قابل ہو کیونکہ یہ مطبع کچھ عرصہ سے نہایت مفید اور پائدار کتابین شایع کرنے مین خاص دلچسپی لے رہا ہے۔

زنبیل تاریخی کیسی مفید اور دلچسپ کتاب تھی۔ ایسی ہی مفید کتاب تاج ونشان المعروف بہ تاج الملوک بھی ہے جسمین قابل اور واقفکار مصنف منشی محمد رفیع صاحب صوفی سوانی نے نہ صرف ہندوستان۔ ایران

افغانستان - یورپ - افریقہ - جاپان - چین - غرض تمام دنیا کے بادشاہوں - شاہزادوں - بیگموں - اور ہندوستانی والیان ملک کے تاج کے نشان ہی نہیں لکھے ہیں بلکہ تاج کے لفظ پر بھی ایک مبسوط بحث کی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - تاریخی کتابوں کا مذاق رکھنے والے حضرات خصوصیت سے اس کتاب کا مطالعہ کریں - نیر اعظم مراد آباد سے مل سکتی ہے -

(۸) لاہور پنچ - لاہور

یکم جون سنہ ۱۹۱۲ء

تاجداران جہان کے دیکھے تاج و نشان

دنیا میں سیکڑوں بادشاہ اور شہنشاہ گذرے ہیں جنکے حالات کی تو تاریخیں بھری ہوئی ہیں مگر آجتک کسی صاحب نے یہ نہیں کیا تھا کہ بادشاہوں کے تاج و نشان کے مرقعے بہم پہونچا کر ملک میں پیش کرتا - اب مسٹر لاہور پنچ ایک اسی قسم کی کتاب دیکھکر خوش ہوتے ہیں اس میں شاہنشاہوں - بادشاہوں - شہزادوں - اور بیگمات شاہی کے تاج اور تمام روے زمین کے فرمانرواؤں کے نشان درج کیے گئے ہیں - کتاب کو دیکھکر جی خوش بھی ہوتا ہے اور عبرت بھی ہوتی ہے - خوش تو ہوتا ہے تاجوں کی عجیب و غریب بناوٹ اور طرز دیکھکر جسطرح بادشاہوں کے حالات میں "ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است" والا مضمون ہے - ویسے ہی تاج و نشان کی صورتیں اور شبا ہتیں بھی مختلف ہیں - اور عبرت اسلیے ہوتی ہے کہ انسے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ ظاہر ہوتا ہے - کتاب واقعی قابل دید اور دلچسپ ہے اور مؤلف کی محنت و تلاش لایق تعریف - چونکہ کتاب میں صرف تاج و نشان دیے گئے ہیں لہذا کتاب کا نام مؤلف نے تاج و نشان رکھا ہے - چھپائی کا غذ بہت اچھا ہے - جو صاحب خریدنا چاہیں منشی ابن علی صاحب مالک اخبار نیر اعظم مراد آباد سے درخواست کریں -

(۹) تالیف و اشاعت - لاہور

یکم جون - سنہ ۱۹۰۲ء

تاج ونشان

یہ کتاب جسمیں مختلف سلاطین عالم گذشتہ و موجودہ کے تاج و نشان کی تصویرین درج کیگئی ہیں سید محمد رفیع صاحب رضوی عالی نے مرتب کر کے مطبع اخبار نیر اعظم مراد آباد میں چھپوائی ہے چند روز کا عرصہ گذرا کہ ہم سید صاحب کی ایک کتاب گنج شائیگان معروف بہ تحف الملوک بھی ریویو لکھ چکے ہیں - اس قسم کی کتابیں اردو زبان کے سرمایہ کو بڑھا سکتی ہیں - تاج ونشان کے قابل مؤلف نے لفظ تاج و نشان کے کچھ تاریخی حالات بھی قلمبند کئے ہیں - جنکے پڑھنے سے تاج و نشان کی اصل حقیقت معلوم ہو جاتی ہے - یہ کتاب سو صفحہ پر ختم ہوئی ہے - جسمیں اول سے آخر تک اسی قسم کی تصویریں ہیں - سوائے تصویروں کے کتاب میں اور کچھ نہیں ہے - تصویریں خوب صاف اور روشن ہیں - یہ نشان اور تاج مؤلف کو کہاں سے دستیاب ہوئے اسکا کچھ پتہ نہیں چلتا - مؤلف کو انکے ماخذ کا ضرور حوالہ دینا چاہیے تھا بہرحال کتاب قابل دید ہے - دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے مل سکتی ہے اور ہمارے نزدیک یہ کتاب بہت ارزان ہے -

(۱۰) آفتاب دکن - مدراس

۲ - جون سنہ ۱۹۰۴ء

جناب ایس این علی صاحب ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد نے ایک جلد تاج و نشان بغرض ریویو ہمارے دفتر میں ارسال کی ہے - ابتدا سے انتہا تک اسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسمیں قدیم شاہان ایران سے لیکر آجتک کی سلطنتوں اور ریاستوں کے وارثوں کے تاج و نشان معہ گون کی تصاویر شرح وار درج ہیں - جناب محمد رفیع صاحب رضوی المتکار سبع سرکاری ریاست بھوپال نے اسکو تالیف کر کے پبلک پر بہت بھاری احسان کیا ہے غرض یہ عجیب و غریب کتاب ہر شخص کے پاس ہونی چاہیے -

(۱۱) صادق الاخبار بہاولپور

۲ - جون سنہ ۱۹۰۴ء

کارخانہ اخبار نیر اعظم مراد آباد سے ایک نیا رسالہ حال میں شائع ہوا ہے جسکا نام تاج و نشان ہے ۔ اسکے مؤلف منشی محمد رفیع صاحب رضوی شوطن نقشہ نویسان ضلع فلک اور سابق اڈیٹر بھی گزرے ہیں ۔ یہ صاحب بہت تصانیف کے مصنف ہیں ۔ مؤلف صاحب کی تلاش اور محنت قابل قدر ہے ۔ نیر اعظم ایجنسی مراد آباد نے اس کتاب کو اپنی طرف سے طبع کرکے اہل ملک کے سامنے پیش کی ہے قیمت ۸ آنے ہے ۔ یہ رسالہ دیکھنے اور تاج و نشان ملوک ماضیہ و حال کی نسبت واقفیت پیدا کرنے کے بارہ میں لاثانی ہے ۔ جب مختلف صورتوں کے تاج اور سلاطین عظام کی طرہ دار قیمتی دستار اور کلاہ بیش بہا کے نمونوں پر نظر عبرت سے دیکھا جاتا ہے تو اسوقت زمانہ کی نیرنگی کی تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہے ۔ سبحان اللہ کیسے کیسے تاجدار ہو گئے جنکے تاجوں کے نمونے مختلف اوضاع و اشکال کے ہیں مؤلف صاحب نے نہ صرف ہندوستان بلکہ ایران ۔ افغانستان وغیرہ کے ملوک کے تاجوں کے نمونے دئیے ہیں ۔ افریقہ ۔ جاپان ۔ چین ۔ غرض کل دنیا کے بادشاہوں کے تاج و نشان لکھے ہیں جو قابل دید ہیں ۔

(۱۲) آرمی نیوز

٧- جون ١٩١٠ء

تاج و نشان

مولوی محمد رفیع رضوی عالی اہلکار مطبع سرکاری بھوپال نے کمال کیا ہے کہ تمام روئے زمین کے ماضی و حال کے تاجداروں ۔ شہنشاہوں اور شہزادوں اور شہزادیوں اور بیگمات کے تاج اور تمام فرمانرواؤں کے جھنڈوں کی تصویریں اس کتاب میں جمع کر دی ہیں ۔ یہ کتاب مطبع نیر اعظم سے شائع ہوئی ہے ۔ تاریخی مذاق رکھنے والوں کے لئے نادر تحفہ ہے ۔

(۱۳) سول اینڈ ملٹری نیوز

٦- جون ١٩١٠ء

تاج و نشان

روئے زمین کے شاہان گذشتہ وموجودہ کے تاجونکے نقشے اس کتاب میں نہایت خوبی وخوبصورتی سے دکھلائے ہین ۔ اور نیز وہ نشانات جو سلاطین گذشتہ وحال کے پھریرون اور جھنڈی نشانون پر بطور علامت شناخت بنائے جاتے ہین درج کیے ہین ۔ اسمین ہندوستان کے نوابون اور راجاؤن ۔ روسائے عظام وشاہان اودہ کے اپنے اپنے زمانۂ حکومت کے تاج ونشانات کے نقشے بھی موجود ہین ۔ مختصر یہ ہی کہ اس کتاب کے مصنف کی محنت بہرحال قابل داد ہی جسنے روئے زمین کے تمام سلاطین کے تاجون ونشانون کا پتہ لگایا اور اردو مین یہ ہو بہو نقشہ دکھلایا ہی ۔ یہ قابل قدر تالیف ہی ۔ سید ابن علی صاحب مالک مطبع نیر اعظم نے چھپوا کر شایع کی ہی ۔ اس رسالہ کی ضخامت ۱۰۰ صفحات ہین ۔ اور قیمت ۸ر ہے ۔

(۱۴) اخبار مفید عام

۷ ۔ جون ۱۹۰۶ء

تاج ونشان

منشی محمد رفیع صاحب اہلکار مطبع سرکاری ریاست بھوپال نے اس نام کی ایک کتاب چھپوائی ہی جسمین بادشاہون ۔ شہزادون ۔ شہزادیون اور بیگمات شاہی کے تاج ونشانات کی تصویرین درج ہین ۔ منشی صاحب نے اردو زبان مین بالکل ایک نئی چیز کا اضافہ کیا ہے ۔ منشی رحمت اللہ صاحب رعد اپنی نامی جنتری مین اکثر اسی قسم کی چیزین چھاپتے رہتے ہین ۔ بہرحال مصنف صاحب تاج ونشان نے اچھا ذخیرہ جمع کردیا ہے ۔ ۱۰۰ صفحونکی کتاب ہی قیمت ۸ر ہے ۔ منشی ایس ابن علی اڈیٹر نیر اعظم مرادآباد سے مل سکتی ہی ۔

(۱۵) پٹیالہ اخبار

۱۰ ۔ جون ۱۹۰۶ء

گو یہ کوئی ضخیم کتاب نہین لیکن اسپر بھی اگر اسکو دریا بکوزہ کہا جاوے تو کچھ بھی مبالغہ

نہوگا - اسمین قابل مصنف نے ہندوستان - ایران - افغانستان یورپ - افریقہ جاپان چین - اور علی ہذا کل دنیا کے بادشاہون - شاہزادون بیگمون کے تاج و نشان لکھے ہین اور لفظ تاج پر ایک مبسوط بحث بھی کی ہی جسکی خوبی مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے فن تاریخ کے شائقین کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے -

(۱۶) وکیل امرتسر

۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

تاج ونشان کے مولف نے ایک نئے کوچہ مین قدم رکھا ہی تمام دنیا کے سلاطین کے تاج ونشان کے حالات بیان کئے ہین - مثلاً ایران مین کیومرث سے لیکر شاہان قاچار تک اسیطرح شاہان روم اور سلاطین یورپ کے تاجون کی تصاویر دی ہین ہندوستان مین جسقدر فرمانروا اسکے سلسلے گذرے ہین سب کے تاج درج ہین - اسکے بعد فوجی نشانون کا تذکرہ ہے - اگر مولف ولایت سے تصاویر مہیا کرتے تو یہ کتاب لاجواب ہوتی - بہرحال کتاب قابل دید ہی - اور ۱۸ × ۲۲ کے سو صفحون پر نیر اعظم پریس مرادآباد سے مل سکتی ہی -

(۱۷) الحکم - قادیان

۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

تاج ونشان

یہ کتاب انجمن ترقی اردو کے واسطے لکھی گئی ہے - اسکے جدت پسند مولف کی تالیفات سے متعدد کتابین ہین منجملہ ان کے ایک گنج شائگان بھی ہی یہ کتاب ۸ قیمت پر نیر اعظم بک ایجنسی مرادآباد سے مل سکتی ہی - گو قیمت زیادہ کہی جا سکتی ہے - مگر نفس مضمون کے لحاظ سے یہ کتاب قابل قدر ہی -

سراج الاخبار - جہلم

یکم اگست سنہ ۱۹۰۴ء

یہ ایک سو صفحہ کی نادر کتاب جناب محمد رفیع صاحب رضوی عالی متوطن مقتصبہ مومان ضلع اوناو ملک اودہ سابق اڈیٹر رین گزٹ اوناو و اخبار گوہر نگار آگرہ و مینجر مطبع تحفہ ہند میرٹھ (رائیہ مولف) مولف اختر اقبال - اختر اودہ - تفریح الحروف - گنج شائگان نقش حیرت - تاریخ بنارس - تاریخ آصفجاہی وغیرہ حال اہلکار مطبع سرکاری بھوپال نے انجمن ترقی اردو کے واسطے تالیف فرمائی ہی - اور ایس ابن علی صاحب ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد نے اپنے صرف سے طبع کی ہی جسکے شروع مین تاج اور نشان کی مختصر تاریخ لکھی گئی ہے - بادشاہون اور روساء کے نشان سلطنت بھی بہر بہرے اونکی رنگینی والیان ریاست و مشاہیر ہندوستان کے مارکون اور نشانات کی ہو بہو تصاویر دیگئی ہین جنکی اکمل اور نقل مین کوئی فرق نہین ہی مولف کی تلاش - محنت - ترتیب قابل تعریف و توصیف ہی - اردو کے واسطے ایسی کتاب بیشک سرمایہ ناز ہے جسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اس کتاب کا پاس رکھنا اور دیکھنا ہر ایک تعلیم یافتہ کے لئے بہت ضروری اور لازمی ہی - چھپائی - لکھائی - کاغذ نہایت عمدہ ہی قیمت ۱ ہے جو محنت اور لاگت کے نزدیک کچھ بہت نہین ہی - شائقین ایڈیٹر نیر اعظم سے اس کو ضرور منگائین -

(۱۵) ترجمہ آبزرور - لاہور

۴ - جون ۱۹۰۴ء

تاج و نشان یا تاج الملوک

اس کتاب کو مولوی سید محمد رفیع صاحب اہلکار مطبع ریاست بھوپال نے حسب الارشاد انجمن ترقی اردو مرتب کیا ہی - لائق مولف نے نہایت محنت سے قدیم و جدید مختلف تاجون - زرہون - اور شاہی نشانات کی عمدہ اور خوبصورت تصویرین دی ہین - ایک مختصر تاریخ تاج کی بھی اول مین ضم ہی - تصویرات کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ مصنف نے نہایت محنت و مشقت کی ہی - کیونکہ ایسی چیزین عام طور پر دستیاب نہین - کتاب ہر طرح قابل قدر ہی قیمت اسکی ۱ ہے -

(۲۰) اخبار نیر اعظم مراد آباد

۵ - اکتوبر ۱۹۱۲ء

تاج و نشان کی صحیح اشکال اگر پہلے سے اگر تاریخوں میں دیجاتیں تو واقفیت کی ایک بڑی ضرورت اوسنے پوری ہو سکتی تھی اور آج یہ بات ایسی دشوار نہ معلوم ہوتی جیسی جناب منشی **سید محمد رفیع صاحب عالی موہانی** اہلکار مطبع ریاست بھوپال کو انکی تلاش میں محسوس ہوئی ہے میرا علم اگر غلطی نہیں کرتا تو انگریزی میں بھی کوئی کتاب اس تاریخی علم کی موجود نہیں ہے۔ بادی النظر میں موجودہ شاہان ارضی کے تاجونکی صحیح شکلیں اور مہرکون کی صورتیں آسانی سے دستیاب ہونا جب مشکل دکھائی دیتا ہے تو سلاطین ماضیہ کے تاج جن کو صدیاں گذرچکی ہیں کیسی جستجو اور زحمت سے حاصل ہوسکتی ہیں مگر اب قابل قدر مصنف نے اس اہم دشواری کو آسانی سے مبدل کر دیا ہے۔ گو ہمارے دوست کو اس کتاب کی تالیف میں بہت تکلیف اوٹھانا پڑی مگر سابقہ ہی سکے یہ پہلا مصنف ہے جسنے اپنی جودت طبع سے تاریخی دنیا میں نئی روح پہونکدی۔ اور گذشتہ موجودہ شاہونکی قاہر سلطنتونکی جبروتی شان اپنی ہمت سے ہمیشہ کے لئے قایم کردکھائی ایسے لایق بزرگ جو محض ملک یا قوم ہی کے ریفارمر نہیں بلکہ ہر دولت کے بقاے نام کے موجد ہوں کسقدر قابل قدر ہیں مگر ہندوستان کی زمین نے مفلسی کے ساتھ قدردانی کو بھی رخصت کر دیا۔ افسوس ہے کہ اہل دول اسطرف توجہ نہیں فرماتے کہ اس ادبار کی حالتمیں ہمارے ملک کے میش کیسے عمدہ جوہر ہیں جو نظر انصاف سے دیکھے جانے پر تمام عالم کے اچھے سے اچھے جواہرات سے بہتر اور قیمتی ثابت ہو سکتے ہیں اس کس میرسی اور فلاکت کے دل دوز مصیبتوں میں گرفتار اگر لیاقت و کمال کا اظہار اپنے ملک کی خدمات کی غرض سے کریں تو اونکی ہمتون کو شاہی ارادونسے بالاتر سمجھنا چاہئے تاج و نشان کے تاریخی واقعات کو مصنف نے بڑی تحقیق و تنقیح سے تین ورقوں میں لکھا ہے۔ پھر پیشدادیان شاہان ایران کے پہلے تاجور کیومرث کے تاج سے تاجوں کو شروع کیا ہے اور صفحہ ۱۵ پر ملکہ ایتھوپیا کے تاج پر ختم کیا ہے۔

دنیا کے شاہان ماضی و حال کے تاجوں کا سلسلہ صفحہ ۱ سے ۱۵ تک ہے اور ۱۷ سے

سلاطین عالم کے شاہی نشان دیے ہین جنکا سلسلہ ۸۴ صفحہ تک چلا گیا ہی اس کے
پانچ صفحے کے شاہان اودھ کے ہین اور سات شاہی تاج دکھلائے گئے ہین جو صفحہ
۹۰ سے والیان ریاست ہندوستان اور مشاہیر کے نشانات کی اشکال شروع ہوکر
صفحہ ۱۰۹ پر تمام ہوئی ہین اور صفحہ ۱۱۰ پر نو تاج اور ۱۱۳ پر چار شاہی پھریرے درج کئے
ہین بعد (۱۰۷) ضمیمہ کے نام سے دو ورق پر تاج ونشان اور دیے گئے ہین۔
مصنف نے نشانات کے رنگ دکھلانے کو اونکی علامتین بھی کتاب مین قائم کردی ہین
یہ دوسری کتاب ہی جو لایق مصنف کی روشن دماغی پر دال ہی اسکی قیمت ۲ روپیہ ہے
نیر اعظم مراد آباد مین طبع ہوئی ہی بہرکیف اس نایاب کتاب کی ملک جسقدر قدردانی کرے
وہ تھوڑی ہی مین دعا کرتا ہون کہ مصنف کی ہمت مین خدا ترقی دے۔ آمین

حررہ ضیاء الدین ابوالانوار **سید نورالحسن نقوی**
سارنگپوری بھوپالی۔ مصنف رشح الجمی علی شرح شمائل النبی علیہم

(۲۱) اخبار عام۔ لاہور

۲۴۔ ستمبر ۱۹۰۴ء

تاج و نشان

جس کتاب کی ایک عرصہ سے ہندوستان کو ضرورت تھی اوسکو **محمد رفیع** رضوی عالی صاحب نے بڑی جانفشانی سے تصنیف کیا ہی۔ اس کتاب سے گھر بیٹھے دنیا جہان کے راجوں مہاراجوں۔ بادشاہوں کے تاج اور اونکے نشان دیکھے جاسکتے ہین۔ واقعی یہ محمد رفیع رضوی صاحب کا کام تھا جنھوں نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے قیمت ۲ روپیہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے۔

منیجر صاحب اخبار نیر اعظم مراد آباد

(۲۲) اخبار تحفہ سرحد۔ بنون

۱۷۔ نومبر ۱۹۰۴ء

تاج و نشان

(مصنفہ سید محمد رفیع صاحب رضوی عالی روہانی)

یہ اپنے طرز کی بالکل نئی کتاب ہے اور دراصل اس قسم کی کتابیں اردو زبان کے لئے سرمایہ ناز ہیں کیونکہ اردو لٹریچر کے ذخیرے میں ایسی مفید اور قابل قدر کتب کی تعداد ابھی بہت کم ہے ۔ اسمین لائق مصنف نے "تاج ونشان" کی اصل حقیقت کو خوب کھول کے بیان کیا ہی اور مختلف سلطنتوں کے بادشاہوں کے تاج ونشان کی تصویرین درج کی ہین ۔ اگرچہ بادی النظر مین یہ کتاب بے لطف اور غیر ضروری معلوم ہوتی ہی لیکن آثار قدیمہ کے حالات مین نہایت ضروری اور مفید ہی اور یورپ والے اسقدر ایسی کتابونکی قدر کرتے ہین کہ اہل مطابع کو بے در بے کئی ایڈیشن چھاپنے پڑتے ہین ۔ امید تو نہین کہ ہمارے ہان ایسی قدردان ہون جو کتاب کو ہاتھون ہاتھ خریدین ۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم اہل ملک حقیقت کہانیون اور ناولون کے بجاے ایسی کتب کے مطالعہ سے دل بہلانے کی ترغیب دین جو ہمیشہ ایک پنتھ دو کاج کا مصداق ٹھہرتی ہین ۔ شائقین دفتر نیر اعظم مراد آباد سے طلب فرمائین ۔

(۲۳) آگرہ اخبار

۷ - جنوری ۱۹۰۵ء

تاج ونشان معروف بہ تاج الملوک

یہ کتاب بھی مذکور الصدر کتاب سے کچھ کم دلچسپ نہین ۔ اسمین سلاطین ایران ۔ روم عثمانیہ ۔ روس ۔ ہندوستان ۔ متفرق شاہان یورپ و امراے انگلستان کے تاجون اور سلطنتون کے شاہی نوجی نشانون روسا ومشاہیر کے معرکون اور پھریرون کے جھنڈے اور اشکال دکھائی گئی ہین ۔ اور ہر ایک کا تفصیلی حال بیان کیا گیا ہی ۔ یہ دونون کتب انجمن ترقی اردو کے لئے مرتب کیگئی ہین اور شعبہ علمیہ کی فہرست مین داخل ہو چکی ہین ۔ مولف موصوف سے بھوپال محلہ شاہجہان آباد کے پتہ پر درخواست کرنی چاہئے ۔

۲۴ - مشیر دکن ۔ حیدرآباد

۵ - مارچ ۱۹۰۵ء

تاج ونشان

---

۱ گنج شایگان معروف بہ ٹکسال ۔ مولف

۲ گنج شایگان معروف بہ ٹکسال وتاج ونشان ۔ مولف